ماہنامہ

# نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۸۲ | قیمت پندرہ روپے | جون ۲۰۰۴ء



کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

# امیدوں کا مرکز

## اہل صوفیہ نوربخشیہ کے خوابوں کی تعبیر اور نظریاتی دفاع کی اُمیدوں کا مرکز

## مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کے ساتھ تعاون کی اپیل

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کی نظر کرم اور تمام اہل نوربخشیہ کے تعاون کے بدولت مدرسہ شاہ ہمدان سکردو (رجسٹرڈ) عرصہ نو سال سے بطریق احسن قوم کے نونہالوں کو معیاری دینی تعلیم اور مروجہ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے میں دن رات کوشاں ہے۔ اب تک کافی تعداد میں طلبا۔ فارغ التحصیل ہو کر اپنے اپنے علاقوں میں ملک وملت کے لئے خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔ اس وقت بلتستان کے طول وعرض سے 85 طلبا۔ زیر تعلیم ہیں جن کو قیام وطعام، خوراک وپوشاک اور تمام تعلیمی اخراجات اور طبی سہولت بھی میسر ہیں۔ مزید برآں پانچ اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کرام اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ان طلبا۔ کو قرآن وحدیث، فقہ، اصول منطق اور تعلیمات شاہ ہمدانؒ وسید محمد نوربخشؒ سے ہم آہنگ تعلیم وتربیت دینے میں مصروف ہیں۔ علاوہ ازیں محلہ کے نوربخشی بچوں کی ایک کثیر تعداد کو ناظرہ، قرآن مجید، دعوات صوفیہ، فقہ اور صوم وصلوٰۃ کی تربیت دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اہل نوربخشیہ کی تعاون کے بدولت مدرسہ شاہ ہمدانؒ کی دومنزلہ نئی عمارت جس میں طلبا۔ کے لئے ہاسٹل، کلاس رومز، لائبریری، دفتر اور کانفرنس ہال پر مشتمل ہے تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لئے یہ عظیم دینی درسگاہ اغیار کے نظریاتی یلغار کو روکنے کا واحد دفاعی قلعہ ہے جسے ہر حال میں مستحکم رکھنا پوری ملت نوربخشیہ کی ذمہ داری ہے۔ مدرسہ کی انتظامیہ تمام اہل نوربخشیہ کی تعاون کے بغیر اس عظیم ذمہ داری کو احسن طریقے سے انجام نہیں دے سکتی۔ یاد رہے! ماضی میں زوال کے اسباب اغیار کی پیروی ٹھہرے ہیں۔ اس تلخ تجربہ کے بعد احیا تصوف کے لئے تمام اہل صوفیہ نوربخشیہ کی کوشش جرأت مندانہ رہی ہے۔ قوم سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ ہر قدم پر اس جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ آخر میں تمام اہل نوربخشیہ چاہے وہ دُنیا کے کسی بھی حصہ میں مقیم ہوں ان سے گذارش ہے کہ وہ اس دینی قلعہ کے استحکام کے لئے حسب توفیق مالی، قولی اور قلمی تعاون کو جاری رکھیں۔ مالی امداد نقدی، غلہ، آٹا، سبزی، مویشی وغیرہ کی صورتوں میں دی جاسکتی ہے۔ اس سلسلے میں ہر علاقہ کے لوگ شہر ہو یا گاؤں ہو۔ اپنی اپنی بساط کے مطابق جمع کر کے نمائندہ کی وساطت سے مدرسہ کی انتظامیہ تک پہنچادیں یا مطلع فرمائیں۔

**تعاون کا طلبگار**

انتظامیہ مدرسہ شاہ ہمدانؒ (رجسٹرڈ) -

سیٹلائٹ ٹاؤن، سکردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

# ماھنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل


شمارہ نمبر ۸۲ ******* قیمت پندرہ روپے ******* جون ۲۰۰۴ء

بانی: ڈاکٹر غازی محمد نعیم، مدیر علامہ محمد بشیر، چیف آرگنائزر: جی ایچ معروفی آرگنائزرز: لیاقت علی خان، غلام مہدی تصوفی۔

خط وکتاب کا پتہ: A-358 سیکٹر نمبر G-6/1-1، اسلام آباد پاکستان

اکاؤنٹ نمبر UBL 17738 سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد


☜ : مضامین اور مندرجات کی ذمہ داری مضمون نگار اور نامہ نگار حضرات پر عائد ہوتی ہے۔

## فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| تفکر وتذکر | اداریہ | ابوالعرفان علامہ محمد بشیر |
| الکتاب | القرآن | مولانا عبدالحمید |
| فقہ | مجموعہ شریعت محمدیہ | ابوالعرفان علامہ محمد بشیر |
| نوربخشیات | رسالہ فوائد | مولانا شکور علی انور |
| فکرِ فردا | نوربخشی مساجد کی تعمیر وتوسیع | مولانا غلام حسن حسنو |
| سیر وسلوک | آئینِ جوانمردی | مجاہد حسین کاوش |
| سائنس وقرآن | سائنسی تسخیر کائنات اور قرآنی دعوت فکر | جاوید سالک تھلوی |
| تبصرہ وجائزہ | تبیان کو نفرت پھیلانے کا ذریعہ مت بنا! | ادارہ |
| مشاہدات مخلصان | حاجی رحمان سے انٹرویو | اکبر جاوید ابدالی |
| خوشہ چینی | سُخنے گوھر بار | ایم ایچ کاوش |
| نئی اُمنگ | رشحاتِ قلم | نو آموز لکھاری |
| فقہی مسائل | آپ کے مسائل اور ان کا حل | ابوالعرفان علامہ محمد بشیر |
| اخبار التصوف | دنیائے تصوف کی خبریں | لیاقت علی خان |
| نامۂ سالک | قارئین کے خطوط | مولانا محمد انور تھلوی |



ایڈیٹر اینڈ پبلشر محمد بشیر نے انٹرگرافک پرنٹرز آئی نائن فور اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ G-6/1-1،358-A سے شائع کیا۔

Composed & Designed By: Mujahid Hussain Kawish

اداریہ

# تفکر وتذکر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

صرف اور صرف دُنیوی بھلائی کی سوچ میں گم رہنے والوں کے لئے یہ دُنیائے دوون ایک حسین ترین ٹھکانہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں آسائش کا ہر سامان عمدہ شکل میں دستیاب رہتا ہے۔ ہر رنگ وبُو کی محفل جمی رہتی ہے۔ شیطان سے خصوصی دل لگی کو پسند کرنے والے اہل دُنیا طرح طرح کے سفلی افسانے گھڑتے رہتے ہیں، گویا متاعِ غرور لقب والی دُنیا اپنے پجاریوں کو مختلف قسم کی دھوکہ دہی کی طاغوتی تربیت گاہ تعمیر کرنے میں کوشاں رہتی ہے۔ مسٹر ابلیس صاحب اس میں آج کل کامران نظر آتا ہے۔ اس جمہوری تماشے کے دور میں دین کو سیاست سے بالکل الگ شے قرار دلوانے میں بھی عزازیل کی کامیابی نظر آتی ہے۔ غیر اسلامی بلاک میں یہ نظریہ اُن کی دینی سوچ کے مطابق صرف ان کے ہاں درست سمجھا جاتا ہے۔ مقامِ افسوس یہ ہے کہ اسلامی بلاک میں بھی دین کو سیاست سے الگ شے قرار دیے جانے کے رُجحان کو باعث افتخار سمجھا جاتا ہے۔ تمام بڑے بڑے تعلیمی اداروں میں طلبہ سے سیاسی معاملات میں ملوث نہ ہونے کا بیان حلفی لینے کا مضحکہ خیز طریقہ رائج نظر آتا ہے۔ حالانکہ اسلامی دُنیا میں سیاست دین کی تابع ہوا کرتی ہے تاکہ کسی غیر اسلامی عنصر کو سیاست میں جائے گیر ہونے کا موقع ہی نہ ملے۔ تاہم یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوتا نظر نہیں آتا ہے۔

## مُلّے کا راج:

موجودہ زمانے میں سیاسی قوت وغیرہ کا سرچشمہ جو مُلّا قرار پارہا ہے۔ مُلّا جس رُخ پہ چلنے کی نشاندہی کرتا ہے تو سیاسی حکمران طبقہ بے خطر اس رُخ پہ چلنے کو اپنا فریضہ سمجھنے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جملہ حکمران طبقہ مُلّے کی غلامی اپنانے پر بادل ناخواستہ مجبور دکھائی دیتے ہیں۔ ایمانی دولت سے محروم صرف نام کے مسلمان حکمران طبقہ اپنی اُخروی زندگی کو المناک اور ناخوشگوار ترین بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ مُلّا جی کے ہر اشارے پر رقصاں نظر آتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں بیچارے مسلمان اپنے جائز اور مبنی برحق موقف اپنانے کی پاداش میں مُلّے کے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔

## ہمارا حال:

ہم اہلِ صوفیہ نوربخشیہ بھی اس جمہوری تماشے کے دور میں نام نہاد جمہوریت کی معنوی زد میں آگئے ہیں۔ ہم نے بعض دُنیوی مفادات کے پیشِ نظر شریعت محمدیہ پر سوفیصد عمل پیرا رہنے کو ایک حد تک باعثِ عار سمجھ رکھا ہے۔ ایسے میں معنوی ترقی کی منزل تک رسائی ناممکن حد تک دُشوار نظر آرہی ہے۔ شریعت محمدیہ سے حقیقی لگاؤ رکھنے کو اپنا اپنا شیوہ بنائیے ورنہ تاریخ ہم کو معاف نہیں کرے گی۔ ہماری تو صرف یہی ایک دُعا ہے کہ وہ ہمیں دُنیوی معاملات میں گم رہنے کے بجائے شریعت محمدیہ کے مطابق عملی زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ آمین

OOOOOOOOO

الکتاب

# القرآن

مولوی عبدالحمید

## آیت نمبر ۳۸:

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا. فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

**الفاظ کے معانی:** اِهْبِطُوْا۔ سب اتر جاؤ۔

يَاْتِيَنَّكُمْ: میری طرف سے تمہارے پاس آئے۔

هُدًى: ہدایت۔ فَمَنْ تَبِعَ: جس نے پیروی کی۔

فَلَا خَوْفٌ: کوئی خوف نہیں ہے۔

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ: اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں یا ہونگے۔

عربی قاعدہ:

يَحْزَنُوْنَ مضارع کا صیغہ ہے جس کا ترجمہ فعل حال اور مستقبل دونوں کے ساتھ کیا جاسکتا ہے۔

ترجمہ: ہم نے فرمایا تم سب (جنت) سے اُتر جاؤ پھر اگر میری طرف سے تمہارے پاس کوئی ہدایت پہنچے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا۔ ان پر نہ کوئی خوف (طاری) ہوگا اور نہ ہو غمگین ہوں گے۔

## تشریح:

آیت نمبر۔۔۔۔ میں بھی زمین پر اُترنے کا حکم ہوا تھا وہ حکم لغزش اور غلطی سرزد ہونے کے بعد فرمایا اب دوبارہ زمین پر اترنے کا حکم دیا گیا ہے یہ حکم منصب خلافت کو سنبھالنے کے لئے دیا جارہا ہے۔ اس لئے دونوں آیت میں کوئی تکرار نہیں ہے۔

اِهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا کا مفہوم:

جنت میں صرف آدم وحوا تھے۔ جبکہ صیغہ جمع کے ساتھ سب کے لئے اترنے کا حکم ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جب توبہ واستغفار اور گریہ وزاری کے ذریعے آدم وحوا سلام اللہ علیہما نے رب سے اپنی معافی کرائی تو اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ حضرت آدم کو وادی نعمان میں (جو ایک میدان کا نام ہے) لے جا کر اپنی پروں کو ان کی پشت پر مل دے۔ جب جبریل علیہ السلام نے پر ملا تب آدم علیہ السلام کی تمام ذریات (اولاد) ان کے پشت سے باہر نکلیں۔ آیت میں بھی اِهْبِطُوْا جَمِيْعًا کا اشارہ آدم کے صلب میں موجود اولاد کی طرف تھا۔ حالانکہ اس وقت صرف آدم وحوا علیہما السلام تھے۔ پس حضرت آدم بولے یہ سب کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے فرمایا یہ سب تمہارے فرزند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتنی مخلوق کی گنجائش زمین پر کیسے ہوگی تب آواز آئی۔ اے آدم! ان کی تدبیر میں نے پہلے سے کر رکھی ہے۔ حضرت آدم نے کہا یا رب العالمین کیا تدبیر ہے؟ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ بعضوں کو ان کے آباؤں کے اصلاب میں اور بعضوں کو ماؤں کے ارحام میں کسی کو روئے زمین پر اور کسی کو زیر زمین رکھوں گا۔ ان میں سے کوئی مومن ہوگا تو کوئی کافر کوئی تونگر تو کوئی فقیر، کوئی خوش حال تو کوئی غمناک، میں نے اُن سے خوش ہوں جو میرا شکر کرے اور ہدایت کی

پیروی کرے۔

### جنت سے روئے زمین پر بھیجنے کی حکمت:

عام طور پر یہ تصور کیا جاتا ہے کہ آدم کو سزا کے طور پر دُنیا میں بھیجے گئے حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ آدم علیہ السلام کو روئے زمین پر خلافت وامامت کے لئے بھیجا گیا تھا۔

دوسری حکمت یہ بھی تھی کہ آدم اور اُس کی اولاد شیطان کے تمام مکروفریب سے واقف ہو جاتے اور پھر بھی اُس کی گرفت میں نہ آئے اور اس مقابلے سے اس میں روحانیت کی ایک خاص کیفیت پیدا ہو جائے جو اس کو بارگاہِ قدس کے قریب ہونے کے لائق بنادے یہ سزا نہ تھی بلکہ علاج تھا آدم کی بشری اور فطری کمزوریوں کا، چنانچہ آدم علیہ السلام کی درخواست پر انہیں معاف کر دیا۔

### گناہ ندامت کے آنسوؤں سے زائل ہوتی ہے:

قبولیت توبہ سے یہ معلوم ہوا کہ گناہ عارضی اور غیر مستقل کیفیت کا نام ہے۔ ربُ العزت کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف بجائے خود بخشش کی ضمانت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا۔

بے شک تمام گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ گناہوں کی عارضی کیفیت ندامت کے آنسوؤں اور توبہ کے پانی سے زائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے انسان کو ہدایتِ ربانی کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے تاکہ اسے اللہ کی حفاظت کی ضمانت اور امن کا وعدہ مل جائے۔ اس کی طرف سے رہنمائی کے سارے سامان میں ہونگے۔ رسول بھی آئیں گے مصلح اور ہادی بھی پیدا ہونگے۔ تمہارا فرض ہے اُن کی مانو اور یاد رکھو وہی لوگ بے خوف وخطر زندگی گزار سکیں گے جو ایماندار ہوں گے۔

### آیت نمبر ۳۹:

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ٥

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور میری آیتوں کو جھٹلایا وہی لوگ دوزخی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ سابقہ آیت میں ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے لئے حفاظت امن اور جنت کی خوشخبری تھی۔ اس آیت میں ہدایت کے منکرین کے لئے دوزخ کے عذاب کا ذکر ہے جس طرح اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ اس طرح کافر لوگ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دوزخ کے دردناک عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ نہ وہ مریں گے اور نہ جئیں گے بلکہ موت وحیات کے کشمکش میں عذاب الیم کا مزا چکھتے رہیں گے۔ اللہ ہم سب کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین

### نمائندوں کی طرف سے ادارے کے نام:

| اسماء گرامی | روپے |
| --- | --- |
| ۱۔ جی ایم کوثر نمائندہ چھور بٹ | 2740/- |
| ۲۔ ماسٹر شکور علی، نمائندہ چھلو | 760/- |
| ۳۔ سلیم اللہ کوروی، نمائندہ سکردو | 1037/- |
| ۴۔ غلام نبی کوروی، نمائندہ کراچی | 1620/- |
| ۵۔ حوالدار علی خان تصوفی، دم سی | 360/- |
| ۶۔ نمائندہ لاہور صوفی محمد علی | 280/- |
| ۷۔ اکبر جاوید ابدالی، نمائندہ شگر | 300/- |
| ۸۔ حوالدار غلام عباس، نمائندہ سینو | 500/- |

الفقہ

# مجموعۂ شریعت محمدیہ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

(گذشتہ سے پیوستہ)

وَاَمَّا سَجْدَةُ الشُّكْرِ فَسَجْدَةٌ وَاحِدَةٌ مُجَرَّدَةٌ عَنِ التَّكْبِيْرِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَغَيْرِهِمَا وَهِيَ اِمَّا لِشُكْرِ نِعْمَةٍ تَصِلُ اِلَيْهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اَوْ لِدَفْعِ بَلِيَّةٍ مِنْهَا يَجْتَنِبُ فَيَقُوْلُ مَا يَشَاءُ مِنَ الشُّكْرِ وَالدُّعَاءِ كَمَا يَلِيْقُ بِحَالِهٖ اَوْ وَرَدَ فِيْ مَقَالِهٖ

ترجمہ: سجدۂ شکر تو ایک ہی ایسے سجدہ کا نام ہے جو تکبیر پڑھنے اور ہاتھوں کے اُٹھانے وغیرہ سے خالی ہے۔ اس سجدے کی بجا آوری یا تو کسی بے گمان شکل سے ملنے والی نعمت کا شکریہ ادا کرنے کی غرض سے یا کسی قابلِ پرہیز بلائے ناگہانی کو دور کرنے کی صورت میں ہوتی ہے۔ چنانچہ اس سجدۂ شکر میں جا کر اپنے لائق حال یا زبان پر آئے ہوئے کلمات کے مطابق شکر اور دعائے خیر میں سے جو کچھ وہ چاہے کہے۔

**وضاحت:**

مذکورہ عبارتوں میں سجدۂ شکر کے بارے میں اُمورِ ذیل کی واضح نشاندہی ہوتی ہے۔

۱۔ نوعیت ۲۔ ہیئتِ کذائی

۳۔ متعلقہ اسباب ۴۔ کلامِ سجدہ

**تفصیلِ وضاحت:**

**۱۔ نوعیت:**

نوعیت کا مطلب یہ ہے کہ یہ سجدۂ شکر ایک مسنون سجدہ ہے۔

**۲۔ ہیئتِ کذائی:**

ہیئتِ کذائی کا مطلب یہ ہے کہ سجدۂ شکر کے لئے کوئی ہیئتِ اشتمالی نہیں ہے۔ صرف ایک ہی سجدے کی بجا آوری کی جاتی ہے۔

**۳۔ متعلقہ اسباب:**

متعلقہ اسباب کا مطلب یا تو اُن صورتوں کا حصول ہے جو آدمی کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ کا درجہ رکھتا ہے اور آدمی اس حصول پہ نہایت شادمان ہوتا ہے اور وہ خوشی کے مارے بسا اوقات بھنگڑا بھی ڈالنے لگتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی کو بلا کسی محنت و مشقت کے شرعاً جائز طریقے سے بہت سارا مال مل جائے یا جائز طریقے سے یونہی ایک بڑی رقم میسر ہو جائے ایسے میں اُس کیلئے مسنون ہے کہ وہ شکرِ نعمت کی بجا آوری کے لئے فوراً سجدہ ریز بھی ہو جائے۔ متعلقہ اسباب کا مطلب یا تو اُن نہایت ناخوشگوار حالات سے دوچار ہونا ہے جو آدمی کے لئے خطرناک بلائے ناگہانی والی شکل ہے۔ بسا اوقات ان حالات سے دوچار ہونے پر آدمی کو جان سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر جو کسی آدمی پر خطرناک درندوں کا حملہ آور ہونا یا خون آشام ڈاکوؤں سے پالا پڑنا وغیرہ ان نہایت ناخوشگوار حالات سے آدمی بحفاظت بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائے تو اس کیلئے منزل پر فوراً سجدہ ریز ہو جائے اور شکرِ الٰہی بجائے۔

**۴۔ کلام سجدہ:**

کلام سجدہ کا مطلب یہ ہے متعلقہ اسباب کے نتیجے میں آدمی سجدہ ریز ہو کر اپنی حالت کے مطابق ماثور دعائیں پڑھے جو قرآن اور حدیث میں ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اپنی ہی زبان میں شکرِ الٰہی پر دلالت کرنے والے مناسب اور موزوں کلمات پر مشتمل دُعا کرے اور شکرِ الٰہی کی بجا آوری سے سبک دوش ہو جائے۔

○○○ (باقی صفحہ نمبر 28 پر ملاحظہ فرمائیں) ○○○

نورِ عرشیات

# رسالہ فوائد

مولانا شکور علی انور، گلگت

قال اللہ تعالیٰ:

اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَاللهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ط

ربے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بدترین جانور وہ گونگے، بہرے ہیں جو عقل نہیں رکھتے)۔

وقال علی ابن ابی طالب علیہ السلام:

اَلنَّاسُ نِيَامٌ اِذَا مَاتُوْا فَانْتَبَهُوْا۔ اور حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں جب اُن پر موت طاری ہوتی ہے تو وہ بیدار ہو جاتے ہیں۔

معلوم ہونا چاہئے کہ بہت سے لوگ شکل و صورت اور حواسِ خمسہ کے اعتبار سے ظاہراً عام انسانوں کی طرح آدمی ہی ہوتے ہیں اور دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ جاگ رہے ہیں۔ حالانکہ معنوی طور پر گونگے، بہرے اور ان کی غفلت کے باعث ان کا مرتبہ حیوانات اور جانوروں سے بھی نیچے گرا ہوا ہوتا ہے۔

اے عزیز! جان لو ظلم، سرکشی، فسق، عصیان، دیدہ دلیری اور ناپاکی کی خاصیت یہ ہے کہ انسان کا دل گونگا، بہرا، اندھا، غفلت اور قساوت کی وجہ سے حالتِ موت سے دوچار ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ جب تک بندہ خواہشات اور نفسِ امارہ کے لگام سے بندھا ہوا ہے۔ شہوات کے میدان میں لذات، معاصی اور گناہوں سے مکمل طور پر اسلام پر اعتماد نہیں کرتا۔ یقین جانئے کہ کھانے پینے اور گرمی سردی میں مسلمان، یہود اور نصاریٰ وغیرہ سب برابر ہیں۔ اور طاعت و معصیت میں بھی یہ سب گروہ خاصیت میں ایک جیسے ہیں اور وہی حکم رکھتے ہیں چنانچہ زہر کھانے سے کافر فرد ہلاک ہو جاتا ہے کوئی مسلمان زہر خوری کرے تو وہ بھی مر سکتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ صرف اسلام کے نام پر قناعت نہ کر بیٹھے اور اسی بات پر مغرور بھی نہ ہو۔ باطنی عمارت (کی تعمیر) اور روح کی احیاء کے لئے مکمل جدوجہد جاری رکھے تاکہ شقاوت، غفلت، جہالت اور ضلالت کے مکروفریب سے آزادی ملے۔ بلکہ تم اصل زندگی کی سعادت سے لطف اندوز ہو جائیں جس طرح سالکانِ راہِ حق کو یہ خصوصی طور پر حاصل ہے۔ اور یہ مقام اس وقت حاصل ہو جاتا ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ شہنشاہِ حقیقی کے کلام میں اتنا غور و فکر کرے کہ معائینہ (کی کیفیت) حاصل ہو جائے۔ جو کچھ زعم و گمان گزری ہوئی اُمتوں کے کافروں کا عقیدہ تھا وہی ظن و گمان اس زمانہ کے لوگوں کا بھی ہو تو ایسے میں ناہنجار زمانہ کے جاہل کافروں نے بھی انبیاء علیہم السلام کے حق میں یوں کہا تھا کہ

يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِى الْاَسْوَاقِ

(وہ کھاتے پیتے ہیں اور بازاروں میں جاتے ہیں)۔

یوں ہر زمانہ کے فجار اور اشرار اولیاء کے منکر ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ فلاں شخص تو ایک بازاری آدمی ہے۔ بڑے ناز کے ساتھ اس کے متعلق تردد پیدا کرتے ہیں کہ اہلِ تقویٰ سے کیسے ہوسکتا ہے؟ چنانچہ جاہلی دور کے نابکار لوگوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خزانوں کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ کلامِ الٰہی سے نص ثابت ہے کہ:

فلعلك تارك بعض ما يوحىٰ اليك وضائق به صدرك ان يقولوا لولا اُنزل عليه كنز او جاء معهٗ ملك انّما انت نذيرٌ والله على كلّ شيءٍ قديرٌ ط

(پس وہ آپ پر ایمان لائیں۔ بعض وحی شدہ چیزوں کو چھوڑ دیں تو اس پر شاید آپ کا دل تنگ ہو۔ اس بات پر کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ کو کوئی خزانہ کیوں نہیں اترا۔ یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ اے حبیب! تو فقط ڈرانے والے ہو اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے)۔

یہ دلیل قطعی موجود ہے پس معلوم ہونا چاہئے کہ کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گنج وخزانہ کا مطالبہ کرتے رہے جو ان کو نہ مل سکا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ان کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اے محمدؐ! تو اس سے خوفزدہ مت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر مؤکل ہے۔ اگر عوام الناس کے عقیدے کا یہی تقاضا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلوص سے اعتقاد رکھنے والوں (ارادتمندوں) کے لئے خزانوں میں سے کوئی خزانہ بھی ظاہر کر سکتے تھے تو یہ تمام اہلِ تحقیق اور اہلِ تقلید کے ہاں متفقہ بات ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزانوں میں سے کوئی خزانہ ساتھ نہیں لایا تو یہاں عقل مندوں کو چاہئے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ کیا انبیاء کرام اشقیاء کی خواہشات کے تابع ہو سکتے ہیں کیونکہ دوسری آیت شریفہ میں ارشادِ خداوندی ہے۔

وقالوا لن نؤمن لك حتى تفجرلنا من الارض ينبوعاً وتكون لك جنة من نخيل وعنب فتفجر الانهار خلالها تفجيرا اوتسقط السمآء كما زعمت علينا كسفا او تاتى بالله والملائكة قبيلا او تكون لك بيت من زخرف او ترقى فى السماء ولن نؤمن لرقيك حتى تنزل علينا كتاباً نقرءٗه قل سبحان ربّى هل كنت الا بشراً رسولاً.

اور انہوں نے کہا کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ جب تک تو ہمیں زمین سے چشمہ جاری نہ کردے یا خود اپنے لئے ایسا باغ تیار کرے کہ جس میں کھجور اور انگور کے درخت ہوں اور اس کے درمیان کوئی نہر بھی جاری کردے یا آسمان کو ٹکڑا ٹکڑا کر کے زمین بوس کردے یا اپنے خدا اور فرشتوں کو اکٹھا کر کے یہاں حاضر کردیں یا تیرے لئے ایسا طلائی گھر ہو یا خود ترقی کر کے آسمان کی طرف اڑ جائے ہم ہرگز تیرے جادوگری پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک تو ہم پر آسمان سے کوئی مکمل کتاب نہ اُتارے جسے ہم پڑھیں۔ فرمادیجئے! کہ میرے پروردگار پاک ہے۔ پس میں صرف اللہ کا بھیجا ہوا انسان ہوں)۔

اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان صرف جہاں والوں کی عبرت ونصیحت کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ کفار یہ کہتے تھے اے محمدؐ! ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ جب تک تو ہمارے لئے زمین سے چشمہ نہ نکالے یا تو خود اپنے لئے کوئی باغ بسالے جس میں کھجور اور انگور کے درختیں ہوں پھر ان درختوں کے درمیان نہریں جاری نہ کردیں۔ یا آسمان کو ریزہ ریزہ کر کے زمین بوس نہ کردیں یا اپنے خدا اور فرشتوں کو ہمارے سامنے اکٹھا کر کے حاضر نہ کردیں یا اپنے لئے ایک طلائی گھر تیار کردے جو لال جواہرات سے مزین ہو یا جب تک خود آسمان کی طرف پرواز کردیں اور پھر واپس زمین کی طرف نہ آئیں یا ایسی کوئی مکمل کتاب لائیں جس کو پڑھ سکیں تو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ان کے اُن کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اے محمدؐ! آپ اُن سے یہ کہہ دیں کہ میرا پروردگار پاک ذات ہے۔ میری حیثیت خدا کا بھیجا ہوا رسول اور ایک انسان کے سوا کچھ نہیں۔ بس بات واضح ہوگئی کہ ہمیں اسی بات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

000 (باقی صفحہ نمبر 28 پر ملاحظہ فرمائیں) 000

فکرِ فردا

# نوربخشی مساجد کی تعمیر و توسیع

غلام حسن حسنو

سلسلۂ صوفیہ نوربخشیہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ کشمیر اور شمالی علاقہ جات کی سب سے زیادہ اہمیت کے حامل آثار قدیمہ کا تعلق براہ راست مسلکِ صوفیہ نوربخشیہ سے ہے۔ کشمیر میں خانقاہ شاہ ہمدانؒ، خانقاہ نوربخشیہ جدیبل، شمالی علاقہ جات میں جامع مسجد چقچن، جمعہ مسجد خپلو پائین، خانقاہ نوربخشیہ خپلو بالا، خانقاہ معلی شگر خاص، خانقاہ نوربخشیہ گمبہ سکردو اور دوسرے بیسیوں خانقاہ اور مساجد سلسلۂ نوربخشیہ کے دور عروج کے لازوال نقوش ہیں۔ یہ مساجد اور خانقاہیں اپنے تقدس، طرز تعمیر، محل وقوع اور اچھوتے فن تعمیر کے شہکار ہیں۔ یہ سارے آثار قدیمہ 300 سے 550 سال پرانے ہیں اور دوسرے آثار قدیمہ کے علی الرغم اب تک نہ صرف قائم دوائم ہیں بلکہ آباد اور شاداب بھی ہیں۔

یہ آثار جن ادوار میں تعمیر ہوئے ہیں۔ اس وقت اُن آثار کے گردونواح کی آبادی زیادہ تھی۔ بعد کے ادوار میں مختلف آفات ارضی وسماوی سے آبادی میں بار بار کمی ہوتی رہتی تھی۔ اس طرح قدرتی بڑھوتری کے ساتھ ساتھ کمی بھی ہوتی تھی۔ اس طرح آبادی میں توازن قائم رہتی تھی۔ مگر اب بہتر علاج ومعالجہ، بہتر خوراک اور وافر سہولتوں کی وجہ سے شرح اموات گھٹ کر رہ گئی ہے اور آبادی میں برق رفتار ترقی ہورہی ہے۔ چنانچہ ان مساجد اور خانقاہوں میں آبادی کا مذہبی رسومات ادا کرنا ممکن نہیں رہا ہے۔ چنانچہ ان کی توسیع یا تعمیر نو ناگزیر ہے۔ ذیل میں اسی سلسلے میں کچھ معروضات پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ کچھ علاقوں میں موجود ان آثار کو جوں کا توں رکھا جائے۔ آبادی کے تناسب سے گردونواح میں مزید مساجد کی تعمیر کے ذریعے ان آثار قدیمہ پر موجود دباؤ کو کم کیا جانا چاہئے۔ ان آثار قدیمہ میں توسیع ان آثار کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔ جس ضمن میں خپلو بالا وپائین کا معاملہ قابل غور ہے۔ خپلو بالا وپائین کی آبادی تقریباً برابر ہے اس وقت خپلو پائین میں ۳ جگہ جمعہ ہوتی ہے اور خپلو بالا میں صرف ایک جگہ جبکہ پائین کے ۵ محلہ جات کے تقریباً ۵۰۰ گھرانوں کے افراد بھی خپلو بالا جاتے ہیں۔ اس طرح خپلو بالا کی خانقاہ پر بہت دباؤ ہے۔ خانقاہ نوربخشیہ خپلو بالا میر مختار اخیار کی یادگار ہے۔ اس کی توسیع لاکھوں خرچ کئے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ خپلو بالا میں مزید ایک یا دو جگہ جمعہ پڑھنے کا اہتمام کیا جائے تو خانقاہ کی توسیع کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی

۲۔ جن مقامات پر توسیع ناگریز ہو اور انہیں اس طرح توسیع دی جائے کہ ان مساجد وخانقاہوں کے تقدس، قیمتی آثار پر کوئی حرف نہ آئیں۔ ان آثار کو گرا کر ان کی جگہ جدید عمارت تعمیر کرنا قطعاً نوربخشی آثار کو برباد کرنا اور سلسلہ نوربخشیہ کو اپنے قیمتی آثار سے محروم کرنے کے مترادف ہے۔ گذشتہ دس سالوں کے دوران معرفی فاؤنڈیشن کی مالی امداد سے مختلف علاقوں کی قدیم اور تاریخ مساجد وخانقاہوں

کے ساتھ یہی سلوک کیا گیا ہے۔ ان مساجد اور خانقاہوں کو بلند وبالا اور سیمنٹ و سریا کے ذریعے مضبوط و مستحکم بنایا گیا ہے لیکن خانقاہ یا مساجد کی تاریخی تشخص کو مدنظر نہیں رکھا گیا

۳۔ ہم غریب اور کم وسائل والی قوم ہے۔ بلتستان کی دوسری قوموں کو بیرون واندرونِ ملک سے امداد ملتی ہے۔ اس لئے وہ ان غیر ملکی ڈالر کے بل بوتے پر اپنے مراکز تعمیر کرتے ہیں۔ ہمارے لئے ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں کفایت شعاری اور خود انحصاری جو خالص اسلامی معیشت کا بنیادی اُصول بھی ہے، پر عمل کرنا ہوگا۔ تعمیر و توسیع کے سلسلے میں قدر ضرورت سے زیادہ کام کرنا دولت کو ضائع کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے جس قدر ضرورت ہو اسی قدر مسجد کی توسیع کرنی چاہئے۔

اہم بات یہ ہے کہ بلتستان کا موسم خشک اور سرد ہے جس کی وجہ سے سمینٹ کا استعمال قطعاً غیر ضروری ہے۔ اس خشک اور سرد موسم میں روایتی تعمیر نہ صرف پائیدار، ارزاں، سخت سردی میں آرام دہ اور باکفایت ہوتی ہے۔ سینکڑوں سال گزر جانے کے باوجود ہمارے آثار قدیمہ کا بحال قائم اور زیر استعمال ہونا اُن کی پائیداری کی شاہد عادل ہے۔ اس لئے ہمیں مہنگی سیمنٹ، سریا کی بجائے روایتی اور مقامی میٹریل سے تعمیر و توسیع کرنی چاہئے۔

حرف آخر یہ ہے کہ جن جن مساجد وخانقاہوں کی توسیع ناگریز ہے ان کی توسیع اس طرح سے کی جائے جو اگلے 20/15 سال کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے کفایت شعاری، خود انحصاری اور کثیر المقاصد تقاضوں کو مدنظر رکھا جائے۔

## ☆ الآخوند اکیڈمی کے درخشاں ستارے ☆



شاہد حسین، جماعت ہشتم ایف جی بوائز ہائی سکول چھلو پائین میں دوئم قرار پائے۔



رقیب احسن، جماعت ہشتم ایف جی بوائز ہائی سکول چھلو پائین میں اول قرار پائے۔



شبیر حسین، جماعت ہفتم ایف جی بوائز ہائی سکول چھلو پائین میں دوئم پوزیشن حاصل کی۔



محمد حسین، جماعت ہفتم ایف جی بوائز ہائی سکول چھلو پائین پورے سکول میں اول رہے۔

☆: موسے خان، جماعت پنجم ایف۔جی بوائز پرائمری سکول برچھن میں دوئم قرار پائے۔

☆: بتول موسیٰ، جماعت ششم، ایف۔جی گرلز ہائی سکول چھلو پورے سکول میں اول پوزیشن حاصل کی۔

☆: راحت حسین، جماعت پنجم، ایف۔جی پرائمری سکول غربوچنگ میں سوئم رہے۔

☆: شباب الدین ایف۔جی پرائمری سکول غربوچنگ میں اول قرار پائے۔

☆: طاہرہ ثناء اللہ، ایف۔جی گرلز پرائمری سکول، برچھن کے جماعت پنجم میں اول رہے۔

سیر و سلوک

# آئینِ جوانمردی

مجاہد حسین کاوش

(گذشتہ سے پیوستہ)

۹ھ میں یمن کے قبیلہ بنی طے نے بغاوت کی تھی۔ اس وقت اس علاقہ کے حاکم اعلیٰ علی مرتضیٰؓ تھے۔ انہوں نے فسادیوں کو پکڑ کر مدینہ منورہ بھیج دیا تھا۔ اُن میں حاتم طائی مشہور سخی کی بیٹی بھی تھی، اس نے نبی رحمت کی خدمت میں یوں عرض کیا۔

''میں سردار قوم کی بیٹی ہوں۔ میرا باپ رحم و کرم میں مشہور تھا۔ بھوکوں کو کھانا کھلایا کرتا، غریبوں پر رحم کیا کرتا۔ وہ مر گیا۔ بھائی شکست کھا کر بھاگ گیا۔ اَب آپ مجھ پر رحم کریں۔''

نبی رحمتؐ نے یہ سُن کر فرمایا۔

''تیرے باپ میں مومنوں جیسی صفات تھیں۔'' اس کے بعد اُسے مع اُس کے متعلقین کے چھوڑ دیا اور زادِ راہ اور لباس بھی عنایت فرمایا۔

(رحمۃ للعالمین ص:۲۲۴)

انہی انسانی ہمدردی کی داستانوں کو مشعلِ راہ بنائے تحریکِ فتوت کے وابستگان کو بھی خانقاہی زندگی میں ہی مظلوموں، غریبوں، یتیموں، محتاجوں اور معاشرے کے دیگر تحقیر شدہ انسانوں کی دادرسی و سرپرستی کی تلقین کی جاتی تھی تاکہ سنتِ نبوی کی اتباع ہو۔

اسی بنا حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ نے فرمایا تھا۔

''الفتوۃ اتباع السنۃ۔ فتوت سنت کی اتباع کا نام ہے۔''

## معاشرتی تقاضے اور انقلاب محمدی

کسی بھی انقلاب دُنیوی کے لئے ماقبل زمانوں میں قلعے بنائے جاتے تھے۔ یا پہلے سے بنے قلعوں پر قابض ہو کر اسے اپنا جائے مستقر بنا کے مزاحمت اور مدافعت کی تحریک جاری رکھے جاتے تھے۔ معاشرتی ابتری کے خلاف انقلاب محمدی کی نفاذ اور کامرانی کے لئے بھی مدافعتی اور مزاحمتی قلعوں کا قیام ناگزیر ہے۔ اور اس کے لئے بہترین قلعے تقویٰ ہی کی صورت میں تعمیر کیے جا سکتے ہیں۔

مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد پاک ہے۔

اِنَّ التَّقْوىٰ دَارُ حِصْنٍ عَظِيْمٍ۔

بے شک تقویٰ (پرہیزگاری) مضبوط قلعہ ہے۔ (نہج البلاغۃ)

اور انقلاب محمدی کے لئے درکار اس تقویٰ کا حصول اور عملی تعبیر راہِ تصوف سے ہی ممکن ہے۔

اسلامی معاشرے کا تقاضہ یہ ہے کہ اعلیٰ سے اعلیٰ بشری صفات اپنے اندر پیدا کریں۔ اس سے معاشرے میں خلوص، اتحاد اور فرض شناسی کا ماحول پیدا ہوگا جس سے ہر فرد خود شناس اور خود اعتمادی کے جوہر سے مالا مال ہو سکے گا۔ لیکن جب ہم اس بات کا مشاہدہ کرتے ہیں کہ آیا موجودہ نسل قرآن و سنت اور سیرت بزرگان سے متعین کردہ واضح خطوط پر اپنے مقاصد کی برآوری میں مصروف ہیں یا بے مقصد سرگرداں ہیں۔ ہمیں آشکار تو یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنی منزل سے بھٹکے ہوئے مسافروں کی طرح ہے۔ اس کی وجوہات بھی کوئی ڈھکی چھپی اور فہم سے بالاتر نہیں بلکہ پیشِ نظر ہے۔ شریعت میں صرف ان اشیاء و معاملات سے منع کیا گیا ہے جو خلافِ فطرت، ناپاک، مضرِ صحت، انسانی معاشرے میں بگاڑ کے سبب

...ن رہی ہوں اور خلاف عدل وانصاف ہوں۔ جبکہ اس وقت آزادی کے نام پر غیر اسلامی نظریات وافکار نوجوان نسل کو انہی ممنوعات شرع محمدی کی طرف مائل کر رہی ہیں۔ حالانکہ دینِ حنیف کے قیود وحدود دراصل فلاح انسانی اور وقارِ انسانیت کی تحفظ اور بحالی کے لئے ہیں۔ آج کے ماڈرن دور میں اس قسم کی اصلاحی اور فلاحی پابندیوں کو حق خود ارادیت دلانے کی راہ میں رکاوٹ سمجھے جا رہے ہیں جبکہ آزادی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مذہب اخلاق کی پابندی نہ کرے۔ حقیقتِ حال ایسا ہے کہ اس وقت تعلیمات اسلامیہ سے قطع نظر ماڈرنائز کے نام پر نوجوان نسل روحانیت سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ جبکہ دینِ حنیف میں روحانیت کے بغیر جوانمردی نام کی کوئی چیز نہیں ملتی۔ روحانیت اپنائے بغیر جوانمردی برائے نام ہے اور ایمان وہدایت سے ہٹ کر جوانمردی کی کوئی حیثیت نہیں بنتی۔ ایسی جوانیاں بجائے معاشرتی بہتری کے مزید ابتری کے باعث بنتی ہیں۔ اللہ عزوجل کی خوشنودی جس جوانمردی کو حاصل ہے اُسے قرآنِ حکیم نے ان شگاف الفاظ میں بتادیا ہے۔

إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى○

وہ کئی جوان ہیں کہ ایمان لے آئے ہیں اپنے رب پر اور ہم نے انہیں ہدایت کی فراوانی دی۔ (سورۃ الکہف)

تخلیقِ کائنات سے اب تک انقلاب محمدی جیسا انسانیت ساز کوئی انقلاب نہیں آیا۔ اسی انقلاب نے عرب کے بگڑے ہوئے معاشرے کو سدھارا۔ رسومِ جاہلیہ میں مدہوش لوگوں کو اسلامی طرزِ حیات سکھا کر مسلمان کے نام سے ایک بیدار قوم بنادیئے۔ بلکہ وہ عرب جو کالانعام کہلاتے تھے انہیں سیادت کی منزل دکھا کر دنیا کے حکمران بنادیئے۔ نوجوان نسل کو بھی فلاحِ دارین (دنیاوی سرخروئی اور نجاتِ اخروی) کے لئے اسی انقلاب کی اثر آفرین اپنی اندر سرائیت کرنی چاہئے۔ اپنی افکار ونظریات اسی کے تابع بنانی چاہئے۔ جب نوجوانوں کے دل ودماغ غلامئ محمد قبول کریں گے تو ان کا وجود خود ہی تابع محمدی ہوگی۔

## ☾: جوانمردی اور اتباع سنت کی لزومیت

اسلامی اصطلاح میں مسلم وہی شخص ہے جو خدا کی اطاعت سنت رسول کے مطابق کرے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک اس کی خواہش اس شریعت کے تابع نہ ہو جائے جو میں لے کر آیا ہوں۔ اسلامی فتوت بھی اسی اسلوب پر قائم کی گئی ہے۔ اس کی عملی مدار سنتِ نبوی ہی کی گرد گھومتی ہے اسی لئے کہا گیا ہے۔

اَلْفُتُوَّةُ اِتِّبَاعُ السُّنَّةِ

کلامِ الٰہی میں اتباعِ سنت کی تاکید ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ○

میری اتباع کرو تو اللہ تم سے محبت کرے گا (آل عمران)

سنتِ نبوی کا درجہ قرآن کریم کے بعد ہی ہے بلکہ اس کی عملی تفسیر بھی ہے۔ نجات آدمیت کے لئے یہ دونوں واسطے جزء لاینفک کی حیثیت رکھتی ہے۔ بزرگانِ دین کی زندگیاں انہی دونوں کی عملی نفاذ کی راہنما شکل ہیں۔ جوانمردوں کی جماعت کو انہی تینوں سے وابستہ رہنے پر پابند کیا گیا ہے۔

حضرت نجم الدین زرکوبؒ نے اسی بارے میں فرمایا ہے۔

احکامِ الٰہی کی پابندی سنت رسول اللہ کی پاسداری اور مردانِ خدا کی صحبت لوازماتِ فتوت ہیں۔ بلکہ فتوت کی حقیقت یہی ہے کہ اللہ کے غیر تمام چیزوں سے قطع تعلق کرے۔

جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے۔

**حبّ الدنیا رأس المعصیة وترک الدنیا رأس العبادة**

دنیا کی چاہت ہر برائی کی جڑ ہے اور ترکِ دنیا ہر عبادت کی اصل ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ جوانمرد کے لئے ترک دُنیا پر آمادہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"کیا کوئی جوانمرد ہے جو اس چبائے ہوئے لقمے کو اس کے اہل کے لئے چھوڑ دے۔ تمہارے نفسوں کی قیمت صرف جنت ہے۔ لہذا جنت کے علاوہ اور کسی قیمت پر انہیں نہ بیچو۔" (نہج البلاغۃ)

اتباع سنت کی لزومیت کے بارے میں حضرت ابو حفص حداد" فرماتے ہیں۔

جوان مردی وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیارے رسول ﷺ کے لئے اپنانے کا حکم فرمایا کہ

"اے رسول عفو و درگذر اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔ (الاعراف ۱۹۹)

یعنی آپ ان کی جہالت کا مقابلہ جہالت سے نہ کریں۔

(کتاب الفتوۃ ۲۷)

## جوانمردی کی حکایات:

حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مکالمہ صوفیوں کے ہاں مشہور ہے وہ واقعہ ایسا ہے کہ جب عمرو بن سالم رحمۃ اللہ علیہ شونزیہ میں پہنچے تو تمام مشائخ کرام تشریف لائے اور شیخ الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بھی اُن کے ساتھ آئے۔ حضرت عمرو بن سالم رحمۃ اللہ علیہ اُن مشائخ کے ساتھ فصیح عربی میں گفتگو کر رہے تھے۔ چنانچہ تمام شخصیات اُن کی فصاحت سے عاجز آ گئیں اور مشائخ نے آپ سے سوال کیا۔

ما الفتوۃ۔ جوانمردی کیا چیز ہے؟

آپ نے جواب دیا۔ پہلے تم میں سے کوئی ابتدا کرے۔ یعنی جوانمردی کے بارے میں کچھ کہے۔

حضرت جنید بغدادی نے کہا۔

الفتوۃ عندی ترک الرؤیۃ واسقاط النسبۃ۔

جوانمردی میرے نزدیک یہ ہے کہ جوانمرد اپنی جوانمردی کو نہ دیکھے۔ جو کچھ اس نے کہا ہے اس کی نسبت اپنی طرف نہ کرے کہ یہ کام میں نے کیا ہے۔

ابو حفص عمرو بن سالم نے فرمایا۔ بہت اچھا ہے جو شیخ جنید نے فرمایا ہے لیکن میرے نزدیک دوسروں کے لئے انصاف کرنا اور اپنے لئے انصاف کو طلب نہ کرنا جوانمردی ہے۔ (کشف المحجوب ۲۷۵)

حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش علیہ الرحمہ ایک عجیب واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

O------ ایک دفعہ میں نیشاپور میں حیرہ نہر کے کنارے جا رہا تھا اتفاقاً نوح نامی معروف ٹھگ مجھے مل گیا۔ یہ شخص بہادری و جوانمردی میں مشہور تھا اور نیشاپور کے تمام چور ٹھگ اس کی مٹھی میں تھے۔ میں نے اس سے پوچھا؟

نوح! جوان مردی کیا چیز ہے؟

اس نے کہا میری جوان مردی کا پوچھتے ہو، یا اپنی کا۔ میں نے کہا دونوں کے متعلق بتاؤ۔ کہنے لگا۔

"میری جوانمردی تو یہ ہے کہ قبا اُتار کر گدڑی پہن لوں اور اس کے لوازمات پر عمل کرنے لگوں یہاں تک صوفی بن جاؤں اور یہ کپڑا پہن کر لوگوں کے شرم سے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرلوں۔ اور تیری جوانمردی یہ ہے کہ تو یہ گدڑی اُتار پھینکے تا کہ تو لوگوں کے سبب اور لوگ تیری سبب فتنے میں مبتلا نہ ہوں۔ پس میری جوانمردی ظاہر شریعت کی پابندی۔ اور تیری جوانمردی اسرار حقیقت کی حفاظت میں ہے اور یہ ایک بنیادی بات ہے۔ (کشف المحجوب ص:۳۶۷)

---باقی آئندہ شمارے میں---

اغیار کے افکار و تخیل کی گدائی!
کیا تجھ کو نہیں اپنی خودی تک بھی رسائی؟

سائنس وقرآن

# سائنسی تسخیر کائنات اور قرآنی دعوتِ فکر

جاوید سالک تھلوی

باشبہ نوائے صوفیہ کے تمام مضامین معیار سے ہم آہنگ نظر آتے ہیں مگر کئی عرصے سے قارئین کی طرف سے تقاضا دیکھنے میں آرہی تھی کہ سائنس پر مبنی مضامین بھی شائع کیے جائیں، اس حقیقت سے چشم پوشی نہیں کیا جاسکتا کہ سائنس شناسی دن بدن اہمیت اختیار کرتی جارہی ہے۔ امید ہے کہ قارئین زیرِ نظر مضمون کو پسند کریں گے۔

## کائنات (Universe)

17ویں صدی تک کائنات کو ساکن، لامحدود اور غیر متغیر خیال کیا جاتا تھا۔ جس کو "نظریہ حالت مستحکم" (Steady State Theory) کہا جاتا تھا۔ لیکن ایڈون ہبل (Edwin Hubble) جو کہ ایک امریکی ماہر فلکیات تھا، اس نے 1920ء میں یہ ثابت کردیا کہ کہکشاؤں کے درمیان فاصلہ بڑھتا جارہا ہے اور کائنات میں پھیلاؤ اور وسعت پیدا ہورہی ہے۔ تخلیق کائنات کے بارے میں سائنس دانوں کا خیال ہے کہ یہ سب نظام اور کائنات ایک جگہ جمع تھا، یعنی ایک مرکز میں تھا پھر ایک خطرناک دھماکہ ہوا اور کائنات میں کہکشاؤں اور نظام ہائے شمسی کا وجود عمل میں آیا جس کو (Big bang theory) کہا جاتا ہے، بالکل یہی بات جس کے حدوں کو آج سائنس چھو سکی ہے، وہ خالق کائنات نے آج سے چودہ سو سال پہلے اپنے رسول کے ذریعے ہم تک پہنچایا کہ "انما قولنا لشیءٍ اذا اردنٰہ ان نقول لہ کن فیکون" "یعنی" جب ہم کسی چیز کو بنانے کا ارادہ کرلیتے ہیں تو ہم اس چیز سے کہتے ہیں کہ ہوجا، پس وہ ہوجاتا ہے"۔ اور آج سائنس اس بات پر بھی متفق ہے کہ کائنات کے اندر جو پھیلاؤ اور وسعت پیدا ہورہی ہے اس کی وجہ سے ایک دن یا تو کائنات اور نظام ہائے کائنات بکھر جائیں گی یا پھر سے ایک دوسرے سے ٹکرا کر ایک مرکز میں جمع ہوجائیں گے۔ کیونکہ ہر چیز کشش وثقل کے ذریعے متحرک ہے جیسے ہی اس کھینچا تانی میں ذرہ برابر کا فرق آجائے گا۔ کائنات کا نظام الٹ پلٹ ہوجائے گا۔ اس بات کو قرآن پہلے ہی بیان کرچکا ہے کہ "کل من علیھا فان" "یعنی ہر چیز کو فنا ہونا ہے"۔

## کہکشائیں (Galaxies)

کہکشائیں کائنات کا بنیادی حصہ ہے اور کائنات بسیط کے اندر تقریباً سو ارب کہکشاں موجود ہے۔ جن کا وجود چار مختلف شکلوں کی ہیں یعنی "چکردار" "کروی" "بیضوی" اور "بے قاعدہ یا بے ترتیب"۔ ہر کہکشاں کے اندر تقریباً سو ارب نظام ہائے شمسی پائے جاتے ہیں۔ ہمارا نظام شمسی جس کہکشاں کے اندر موجود ہے اس کا نام Milky way ہے اور اس کی شکل چکردار ہے۔ جس کے اندر تقریباً دس ارب ستارے موجود ہیں۔ ملکی وے کا قطر تقریباً دس لاکھ نوری سال (1,86000 میل فی سیکنڈ) ہے۔ ملکی وے کے قریب ترین کہکشاں کا نام (Andromeda) ہے۔ جو کہ ہم سے (2,20,0000) بائیس لاکھ نوری سال کے فاصلے پر موجود ہے۔

## نظام شمسی (Solar System)

نظامِ شمسی کہکشاں کا ایک چھوٹا حصہ ہے۔ جس میں سورج جو کہ نظامِ شمسی کا مرکزہ ہے اور یہ بھی کہکشاں کے دوسرے ستاروں کی طرح کا

ایک ستارہ ہے۔ اس کے علاوہ اس کے اردگرد گھومنے والے نو سیارے بشمول زمین کے موجود ہے۔ جن کا نام عطارد، زہرہ، زمین، مریخ، مشتری، زحل، یورینس، نیپچون اور پلوٹو ہے۔ اس کے علاوہ سیارچے، شہاب ثاقب، دمدار ستارے اور بین السیارتی گرد وغبار شامل ہے۔

## سورج (Sun)

سورج نظام شمسی کا مرکزہ ہوتا ہے۔ سورج کے مرکز میں ایک کروڑ پچاس لاکھ ڈگری سینٹی گریڈ اور سطح پر چھے ہزار ڈگری سینٹی گریڈ گرمی ہوتی ہے۔ سورج پچیس دنوں میں اپنا ایک محوری گردش مکمل کرتا ہے۔ یہ باقی نو سیاروں سے سات سو چالیس گنا بھاری ہے۔ مشتری سے دس گنا بڑا ہے۔ سورج میں نوے فیصد ہائیڈروجن، آٹھ فیصد ہیلم اور دو فیصد باقی گیس ہوتی ہے۔ سورج کے اوپر زمین کی نسبت کشش ثقل تیس گنا زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی ایک انسان کا وزن زمین پر ساٹھ ۶۰ کلو ہے تو سورج پر اس کا وزن اٹھارہ سو کلو ہوگا۔ سورج کے اندر نظام شمسی کا تقریباً ۹۹.۸۶ ننانوے عشاریہ چھیاسی فیصد ماس جمع ہے۔ اس لئے اس میں کشش ثقل زیادہ ہے۔ اسی کشش ثقل کی وجہ سے باقی نو سیاروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور باقی سیارے دور بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی کھینچا تانی کی وجہ سے باقی تمام سیارے اپنے اپنے مدار میں سورج کے گرد گھومنے پر مجبور ہے۔ سورج کے اوپر ذریعہ توانائی Nucear fusion (ہائیڈروجن کے ایٹموں کو ہیلم میں تبدیل کرنا) سے حاصل ہوتی ہے۔ اور ایک سیکنڈ میں ۶۱۶ ملین ٹن ہائیڈروجن ۶۱۲ ملین ٹن ہیلم میں تبدیل ہوجاتا ہے اور سورج اپنے ایک مربع میٹر سے تقریباً چھے کروڑ چالیس لاکھ واٹ روشنی خلا میں چھوڑتا ہے۔ اور سورج سے زمین کا فاصلہ پندرہ کروڑ کلومیٹر ہے اور زمین تک سورج کی روشنی آٹھ منٹ میں پہنچتی ہے۔

## عطارد:

یہ نظام شمسی کا دوسرا سب سے چھوٹا سیارہ ہے۔ یہ سورج سے تین کروڑ ساٹھ لاکھ میل کے فاصلے پر موجود ہے۔ یہ ۸۸ اٹھاسی دنوں میں سورج کے گرد ایک چکر مکمل کرتا ہے۔ اور ایک لاکھ دس ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے محو گردش ہے۔

## زہرہ:

یہ زمین سے دوگنا بڑا ہے اور اس کے گرد کاربن ڈائی اکسائیڈ کی موٹی تہہ ہے۔ یہ سورج سے سڑسٹھ کروڑ بیس لاکھ میل کے فاصلے پر موجود ہے اور سورج کے گرد ۲۲۵ دنوں میں ایک گردش مکمل کرتا ہے۔ اس کا ایک دن زمین کے ۲۲۵ دنوں کے برابر ہوتا ہے۔ یہ دس گھنٹے میں ایک محوری گردش مکمل کرتا ہے اور یہاں کشش ثقل زمین کی نسبت ۲۳۶ گنا زیادہ ہے۔

## مشتری:

یہ نظام شمسی کا سب سے بڑا سیارہ ہے۔ اس کے گرد ہائیڈروجن اور ہیلم کی کثیف فضا ہوتی ہے۔ اور سورج کے گرد 11.86 سالوں میں ایک گردش مکمل کرتا ہے۔ اس کا دس گھنٹے کا ایک دن ہوتا ہے اور زمین سے ایک ہزار گنا بڑا اور سات کروڑ تہتر لاکھ کلومیٹر کے فاصلے پر موجود ہے اور سورج سے اڑتالیس کروڑ بتیس لاکھ میل کے فاصلے پر موجود ہے۔

## مریخ:

یہ سرخ گرد میں لپٹا ہوا ہے اور سورج کے گرد 687 دنوں میں ایک گردش مکمل کرتا ہے اور سورج سے چودہ کروڑ پندرہ لاکھ میل کے فاصلے پر موجود ہے۔

## زحل:

یہ دوسرا بڑا سیارہ جس کے گرد ایک بہت موٹا اور گول شیٹ یا چادر ہوتا ہے اور یہ اور سورج سے اٹھاسی کروڑ ساٹھ لاکھ میل کے فاصلے پر موجود ہے اور 29.46 سالوں میں ایک گردش مکمل کرتا ہے۔

**یورینس:**

یہ 84.01 سالوں میں اپنا ایک چکر مکمل کرتا ہے اور سورج سے اٹھتر کروڑ بائیس لاکھ میل کے فاصلے پر موجود ہے۔

**نیپچون:**

یہ 164.8 سالوں میں اپنا ایک گردش مکمل کرتا ہے اور سورج سے دو ارب اٹھتر کروڑ دس لاکھ میل کے فاصلے پر موجود ہے۔

**پلوٹو:**

یہ نظام شمسی کا سب سے چھوٹا دور ترین اور سرد ترین سیارہ ہے یہ 250 سالوں میں اپنا ایک گردش مکمل کرتا ہے اور سورج سے تین ارب ستر کروڑ میل کے فاصلے پر واقع ہے اور یہاں پر ٹمپریچر 250- سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔

**زمین:**

یہ نظام شمسی کا عجیب اور خوبصورت ترین سیارہ ہے۔ یہ سورج کے گرد دو قسم کے چکر لگاتی ہے۔

1. محوری یا یومیہ گردش (Rotation)
2. انقلابی یا سالانہ گردش (Revolution)

اسکا یومیہ گردش 23 گھنٹے 56 منٹ اور 4 سیکنڈ کا ہوتا ہے جسکو ہم 24 گھنٹے شمار کرتے ہیں۔ اور سالانہ گردش 365 دن 5 گھنٹے اور 48 منٹ کا ہوتا ہے اسی لئے ان چھ گھنٹوں کو جمع کر کے 4 سال بعد لیپ کے سال کے طور پر فروری 29 دنوں کا ہوتا ہے۔ زمین کا استوائی قطر (12756) کلومیٹر ہوتا ہے۔ یہ نظام شمسی کا پانچواں بڑا سیارہ ہے اور زمین کے اوپر 71 فیصد پانی اور 29 فیصد خشکی موجود ہے۔ زمین ایک بیضوی یا انڈے کی شکل کی ہوتی ہے اور اسکو تین تہوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سب سے اوپر والی تہہ کو کرسٹ (Crust) کہتے ہیں۔ سمندری کرسٹ کی گہرائی 5 سے 9 کلومیٹر ہے اور خشک کرسٹ کی گہرائی 3 سے 4 کلومیٹر گہرا ہوتا ہے۔ اور یہ وہ تہہ ہے جس پر ہم زندگی گزار رہے ہیں۔ اس سے نیچے والی تہہ کو مینٹل (Mantle) کہتے ہیں جو کہ کرسٹ کے اختتام سے شروع ہوتا ہے اور زمین کے مرکز تک چلا جاتا ہے۔ اس کی گہرائی تقریباً 2900 کلومیٹر تک ہوتی ہے۔ یہ زمین کے حجم کا بیاسی فیصد ہوتا ہے۔ یہ حصہ عموماً پتھریلا اور سنگلاخ ہوتا ہے۔ اور سب سے آخری تہہ زمین کا مرکزہ (Core) ہے جو زمین کے حجم کا تقریباً سترہ فیصد ہوتا ہے۔ یہ فولاد اور لوہے کا بنا ہوتا ہے اور یہاں ٹمپریچر (3000) تین ہزار ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ اور زمین سورج کے گرد چھیانوے ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے محو گردش ہے۔

## زمینی فضا (Atmosphare)

زمین کے اردگرد مختلف گیسوں کا مجموعہ مختلف تہوں کی صورت میں موجود ہوتا ہے جو زمین کو خلائی اور شمسی تابکاری اور منفی اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور زمین کے اوپر زندگی کو قائم و دائم رکھنے میں مددگار ہوتا ہے۔ جن میں آکسیجن اور کاربن ڈائی اکسائیڈ قابل ذکر ہیں۔ اور زمین کے اردگرد گیسوں کی پانچ یا چھ مختلف چادریں ہوتی ہیں۔ ان کو ''ٹروپوسفیر''، ''سٹریٹوسفیر''، ''میسوسفیر''، ''تھرموسفیر''، ''لونوسفیر'' کہتے ہیں۔ ان میں اوزون کی تہہ بھی شامل ہے۔ اگر گیسوں کی یہ غلافیں زمین کے اردگرد نہ ہوتیں تو دن کو گرمی کی شدت 120 ڈگری اور رات کو سردی کی شدت منفی 50 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا۔ جس کی وجہ سے کوئی بھی جانور یا پودہ زندہ رہنے کے قابل نہ ہوتا۔ شہاب ثاقب جلنے کی وجہ سے زمین کی سطح پر گر کر تباہی مچادیتے۔ فضا کے بغیر کسی روشنی، بادل، ہوا، بارش، برف باری اور آگ کا وجود ہی نہ ہوتا۔ یہ فضائی تہیں زمین کی سطح سے تیس کلومیٹر اوپر تک موجود ہوتے ہیں۔

---جاری ہے---

تبصرہ و جائزہ

# تبیان کو نفرت پھیلانے کا ذریعہ مت بنا!

ادارہ

تبیان کے شمارہ ۲۹ کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ پمفلٹ جس طرح پاکستان میں بسنے والے اہلِ نوربخشیہ کو دو واضح گروپوں میں تقسیم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اب انڈیا میں بسنے والے نوربخشیوں کے درمیان بھی یہی عمل دہرانا چاہتی ہے تاکہ وہاں کے اہلِ نوربخشیہ میں بھی پھوٹ پڑے اور قلیل تعداد نوربخشی گروہ بندی سے دوچار ہوجائے۔ یاد رہے! اگر کسی کو نوربخشی نہیں بنا سکتے تو کم از کم بچی کچی نوربخشیوں کے تعداد گھٹانے کی سازش تو نہ چلائے۔ کراچی، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، مری، خپلو اور کریس میں مقیم امامیہ نوربخشیہ کے خواتین اور بچے بتدریج شیعہ مذہب اختیار کر رہے ہیں اس میں امامیہ نوربخشیہ کے سرغنوں کی ملی بھگت شامل ہے۔ انڈیا میں بسنے والے اہلِ نوربخشیہ میں کوئی گروہ بندی نہیں ہے۔ سب کے سب نوربخشیہ کہلاتے ہیں۔ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل نے پوری ملت نوربخشیہ خصوصاً ہندوستان میں بسنے والے اہلِ نوربخشیہ اور پاکستان بالخصوص بلتستان کے نوربخشیوں کو مذہبی جذبہ دلا کر احساسِ کمتری سے نکالنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اگر ان دنوں میں نوائے صوفیہ ان علاقوں میں نہ پہنچتے تو آج حالت مختلف ہوتے۔ نوائے صوفیہ کی وجہ سے وہاں کے لوگوں میں مذہبی جذبہ پیدا ہوا۔ انجمنیں قائم ہوئیں۔ مدارس قائم ہوئے اور اہلِ نوربخشیہ منظم ہوئے۔ مگر تبیان نامی پمفلٹ نے نوربخشیوں میں نفرت پھیلا کر آپس میں دست و گریبان کیا۔ اور نوربخشی جائیداد پر قبضہ کر کے ٹرسٹ کے نام سے ذاتی جاگیر بنالی۔ اور کراچی میں مقیم اہلِ نوربخشیہ کے درمیان نفرت اور انارکی پھیلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اپنے مذموم مقاصد کی راہ ہموار کرنے کیلئے انہوں نے محمود آباد مسجد کے پیش امام و خطیب نامور عالم دین اور بزرگ شخصیت مولوی عبدالحلیم نوربخشی صاحب کو محمود آباد جامع مسجد کی منصب امامت و خطابت سے بے دخل کیا۔ وہ لوگ جو خود قابض، معیوب نیت اور غیر مخلص تھے اپنے اوپر مصداق آنے والے الزامات ایک بے داغ، بے باک اور باکردار عالم دین پر اُچھالتے ہوئے ان کی تحقیر کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ یاد رہے کہ! مولانا عبدالحلیم صاحب کی کوششوں سے ہی کراچی مسجد کی تعمیر تکمیل کو پہنچی تھی۔ انہوں نے تقریباً 20 سال تک اس مسجد کی خدمت کی۔ اس دوران چند شرپسندوں کی ایماء پر انہیں نکال دیا گیا۔ جس پر لوگوں نے ہر قسم کی تعاون اور چندہ دینا بند کر دیا جس کی وجہ سے انتظامیہ کو دوبارہ مولانا عبدالحلیم نوربخشی کو بلتستان سے بلانا پڑا۔ اب مسجد کی نئی انتظامیہ جن کو اب عوامی چندہ کی ضرورت نہیں رہی۔ اس لئے موصوف کو دوبارہ بے دخل کیا۔

محمود آباد مسجد کے انتظامیہ نے حاصل کردہ بلیک منی کو وہائٹ کرنے کے لئے نویں محرم کو قرضِ حسنہ اور عطیہ کے نام پر بلتستان کے چند گاؤں کے کھاتہ میں لاکھوں اور چند گاؤں پر ہزاروں کے حساب سے تقسیم کر کے ان کو چندہ دہندہ قرار دیا۔ اور یہی حساب کتاب سالانہ بجٹ کے نام سے تبیان میں شائع کیا گیا۔ مذکورہ گاؤں کے لوگ حیران ہیں کہ اتنی بڑی رقم آج تک نہ گاؤں میں جمع کیا گیا ہے اور نہ کسی نے دیا ہے۔ آگاہ رہے بجٹ تو آنے والے سال کے لئے متوقع آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ ہو

ہے۔ مگر یہ عجیب بجٹ ہے کہ حاصل کردہ رقم کو بجٹ کا نام دے کر پول کھول دیا ہے۔ بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے یہ رقم اس سے بھی دوگنا ہے۔ درحقیقت یہ وہ رقم ہے جو ہم ایک ہیں، ہم میں کوئی فرق نہیں کہہ کر بچوں اور خواتین کو بتدریج رائٹ ٹرن کے صلے میں دیا جاتا ہے۔

تبیان کے حالیہ شمارہ 26 میں بقدا نگ سے ماسٹر محمد نامی شخص کا خط شائع ہوا ہے۔ اور نوائے صوفیہ کا نام لئے بغیر اس پر کیچڑ اُچھالنے کی کوشش کی گئی ہے اور الزام لگایا ہے کہ اس مجلّہ نے نئے مسلک کی پرورش کی ہے یعنی ہشت امامی بنایا ہے وغیرہ۔

ادارہ نوائے صوفیہ اولاً یہ سمجھتی کہ اس خط میں تبیان کے قلم کاروں نے مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے تاکہ عوام کو زیادہ سے زیادہ متنفر کیا جاسکے۔ بقدا نگ میں نہ تو ماسٹر محمد نامی شخص نوائے صوفیہ کا نمائندہ ہے اور نہ قاری۔ یہ تو ایک گمنام خط ہے جسے اُنہوں نے بڑھا چڑھا کر شائع کیا ہے۔ آگاہ رہے! نوائے صوفیہ ایک رسالہ ہے کسی دین کا نام نہیں۔ اس رسالے نے اہلِ صوفیہ نوربخشیہ کو خوابِ غفلت سے بیدار کرکے اُن میں مذہبی جذبہ اور احساس کمتری سے نکالنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے اور اللہ کی فضل وکرم سے کرتا رہے گا۔ جہاں تک تبیان نے ہشت امامی اور نئے مسلک کی بات کی ہے، یہ تو سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے کی ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ اہلِ صوفیہ نوربخشیہ بارہ آئمہ کو دل وجان سے مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے ان کے یوم ولادت اور وفات پر عید ومجالس منعقد ہوتے ہیں اور سلسلۂ ذہب کے تمام اولیاءِ کرام اور صوفیاءِ عظام کا معتقد ہیں۔ اور شاہ سید محمد نوربخشؒ کے فقہ احوط اور اُصول اعتقادیہ پر مکمل عمل پیرا ہیں۔ علامہ محمد بشیر صاحب اللہ تعالیٰ آپ کا عمر دراز کرے۔ اُنہی کی مرہونِ منت ہے کہ اہم نوربخشی کتابوں کا اُردو ترجمہ ہوا۔ آج اللہ کی فضل وکرم سے سارے پڑھے لکھے طبقہ اُنہی سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ورنہ ابھی تک مسلک نوربخشیہ رائٹ ٹرن کر چکے ہوتے۔

یاد رہے! مسلک صوفیہ نوربخشیہ تقلیدی کا قائل نہیں اگر موجودہ پیر صاحب عالم ربانی ہونے کا دعویدار ہے تو سب سے پہلے فقہ احوط کو منسوخ کرنا پڑے گا۔ اس کے بعد ہی تقلیدی کا عمل شروع ہو سکتا ہے۔ جبکہ امامیہ نوربخشیہ والے تقلیدی کے لئے سرتوڑ کوشش کر رہے ہیں۔ ان کا عقیدہ پیر کے ہر حکم پر عمل کرنا لازمی سمجھتے ہیں اور شرعی معاملات میں فتویٰ صرف اور صرف پیر دے سکتا ہے۔ اس میں کسی عالم دین کو کوئی اختیار نہیں ہے۔ سیرۃ معصومین نامی کتاب کی اشاعت کے بعد اور تبیان میں شیخ سکندر کے معجزۂ خالدہ والا مضمون اور حقیقت سے پردہ اُٹھتا ہے نامی پمفلٹ کے اشاعت کے بعد اُن کا عقیدہ اصلی قرآن امام مہدیؑ نے لے کر آنے پر موقوف ہو گیا ہے۔ بدقسمتی سے موجودہ پیر صاحب بھی اس موقف کی حمایت کر رہے ہیں جو دوسرے اہل صوفیہ نوربخشیہ کو قبول نہیں۔ ''تبیان'' کے اس شمارے میں محمد شاہ قمر نامی شخص کے نفرت انگیز بلتی تمگھوت ''تلہ تخسم'' میں نوائے صوفیہ پر بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں۔ حالانکہ اُنہی کے خاندان نے فرقہ ہمدانیہ (جس کی مؤسس منظور حسین ہمدانی تھے) کی بنیاد ڈال کر کھانے پینے کا ایک دھندہ بنایا ہوا ہے۔ جس کا پیر اس وقت سید مختار حسین ہے۔ اُنہوں نے سات بیویاں عقد میں رکھے ہوئے ہیں اور ہبہ نفس کے نام پر عیاشیاں کر رہے ہیں اور سیدہ کو اُمتی کے لئے حرام قرار دے کر اسلامی تعلیمات کا مذاق اُڑایا گیا ہے۔ یہ لوگ آذان میں منظور حسین حجۃ اللہ وغیرہ کی اضافہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ جب یہ لوگ چھلو آتے ہیں تو محمد شاہ قمر اور اُن کے ساتھی مسجد میں خطبہ کا موقع فراہم کرتے ہیں اور مذہبی جلسہ مشترک کرتے ہیں اور اُن سے رشتہ داری قائم کیا ہوا ہے اور اندرون خانہ مرید ومرشد بھی ہے۔ اگر نہیں ہے تو موجودہ پیر پر بیعت کیوں نہیں کرتے اور ہمدانی فرقہ سے

لاتعلق کا اظہار کیوں نہیں کرتے۔ تو بتاؤ کہ دو پیر کس نے بنایا ہوا ہے اور اذان میں کس نے تبدیلی کی ہے۔

آگاہ رہے! اہل صوفیہ نوربخشیہ سلف صالحین کے طریقے پر عمل پیرا ہے جو سلسلہ ذہب کے مرشدان طریقت نے بتائے ہیں۔ بزرگان دین کی زندہ جاوید آثار و تعلیمات کے ہوتے ہوئے نوربخشی مسلک میں تقلیدیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہم اصلی قرآن امام مہدی لے کر آنے کے عقیدے کے قائل ہیں۔ یاد رہے علامہ محمد بشیر صاحب نے فقہ احوط کا ترجمہ کیا اور اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے انہوں نے شاہ سید کے تحریر کردہ متن کو جوں کا توں رہنے دیا۔ کیونکہ مترجم کو متن میں تبدیلی کا کوئی اختیار نہیں ہوتا اگر وہ تبدیل کرتا تو یقیناً مجرم ہوتے تاہم حاشیہ پر رائج الوقت اذان کو الگ سے شائع کیا ہے جو کہ مساجد میں دی جارہی ہیں۔ اگر امامیہ والے فقہ احوط میں ردّو بدل کرنے کے ناپاک عزائم رکھتے ہیں یا خفیہ طور پر متن میں ردّو بدل کرکے پڑھا رہے ہوں تو یہ اقدام بددیانتی کی بدترین مثال ہوگی۔

اسلامی صحافت کے اصول و روایات کے مدنظر ترجمان والے منافرت پھیلانے، فرقہ واریت کو ہوا دینے اور مسلمانوں کو لڑانے والی نام نہاد جعلی اشعار شائع کرنے کا سلسلہ بند کرے۔ قلم کی اپنی عظمت ہے اُسے مسلکِ نوربخشیہ کو تختہ مشق بنانے میں استعمال نہ کرے۔

بقول شاعر:

اہل جہاں کو برسر پیکار مت بنا
اس زندگی کو باعث آزار مت بنا
رغبت ہے جن کو پہلے ہی کم اپنے دین سے
اب اور ان کو دین سے بیزار مت بنا
تحریر سے نہ کر کبھی جذبوں کا قتل عام
اپنے قلم کو ظلم کی تلوار مت بنا
اہل شباب کو نہ تعصب کا درس دے
ان کی شگفتہ روح کو بیمار مت بنا
جو تیرے گرد ہیں انہیں مذہب کے نام پر
ہر وقت سر پھٹول پر تیار مت بنا
منصب جو اک ملا ہے تجھے اس کی قدر کر
اور اس کو وقفِ راحت پندار مت بنا
لوگوں کے دل قریب اگر لاسکے تو لا
نفرت کی ان کے بیچ میں دیوار مت بنا
دین کا مدار ہے عمل نیک پر ترے
دین کو نمود جبہ و دستار مت بنا
روز ازل سے دشمن ایمان و دین ہیں جو
پھر اپنی آستین کا انہیں مار مت بنا
ہر مسئلے میں فہم و فراست سے کام لے
بندوق اپنے فتوؤں کی خود کار مت بنا

## تعارف

### نمائندہ نوائے صوفیہ چھوربٹ

☆ نام : غلام محمد کوثر

☆ پیشہ : ملازمت

☆ گاؤں : حسن آباد، چھوربٹ

☆ پیغام : قارئین نوائے صوفیہ کے نام میرا یہی پیغام ہے کہ مہربانی کرکے مفت میں پڑھنے کا شیوہ ترک کریں اور رسالہ خرید کر پڑھنے کی کوشش کریں۔ قارئین اور نمائندہ حضرات بقایاجات، سالانہ چندہ اور عطیہ جات بروقت بھیج کر ثواب دارین کے مستحق بنیں اور ادارہ کا حوصلہ افزائی بھی فرمائیں۔

آرائے مخلصان

# حاجی رحمان سے انٹرویو

اکبر جاوید ابدالی

وادی بلتستان کی خوبصورت وادی سب ڈویژن شگر جو کہ ۳ حلقوں پر مشتمل ہے۔ حلقہ نمبر ۱ کوتھنگ سے چھورکاہ تک۔ حلقہ نمبر ۲ وزیر پور سے لے کر باشا رندو تک۔ حلقہ نمبر ۳ چھوڑ کا سے کے ٹو کے دامن کوہ برالدو تسے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ گذشتہ دنوں حاجی رحمان برالدو گلاب پور پہنچے تو انہیں این وائی ایف شگر کے صدر اکبر جاوید ابدالی نے انہیں ابدالی ہاؤس میں مدعو کیا۔ اور حاجی رحمان سے تفصیلی انٹرویو لیا گیا جو نذر قارئین کی جا رہی ہیں۔ اُمید ہے کہ قارئین پسند فرمائیں گے۔

**NYF:** حاجی صاحب آپ کا مختصر تعارف؟

**حاجی رحمان:** میرا نام حاجی رحمان ہے۔ والد کا نام محمد کثیر جبکہ میں گمبہ برالدو کے گاؤں بیانو سے تعلق رکھتا ہوں؟

**NYF:** ایک وہ زمانہ تھا کہ برالدو کی آبادی سو فیصد نوربخشی تھا۔ لوگ جمعہ پڑھنے براستہ سکورہ لہ خانقاہ معلی شگر آتے تھے۔ اب جبکہ برالدو میں نوربخشی آبادی معدوم ہو چکی ہے۔ کیا اس بارے میں آپ روشنی ڈالیں گے؟

**حاجی رحمان:** جی ہاں! مجھے یاد ہے کہ میری عمر جب ۱۲ سال تھی۔ میرے والد محمد کثیر کا مرتے دم تک مسلک صوفیہ نوربخشیہ سے تعلق رہا۔ برالدو کی آبادی سو فیصد نوربخشی فرقے سے تعلق رکھتا تھا۔ نوربخشی ذمہ داروں کی غفلت سے آہستہ آہستہ نوربخشی کم ہوتے چلے گئے۔ اس وقت برالدو کی پوری یونین میں صرف ۵ گھرانے مسلکِ نوربخشیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ پہلے وقتوں میں برالدو میں نوربخشیوں کی باقاعدہ جمعہ و جماعت ہوتے تھے۔ مرحوم بوا عیسیٰ امام جمعہ و جماعت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ نوربخشی آخوند حضرات میں بوا رستم اب بھی حیات سے ہیں اور بہت معمر اور ضعیف ہو چکے ہیں۔ برالدو نالے کے لوگ سیدھے سادھے ہیں۔ برالدو میں نہ روڈ تھا نہ کوئی اور ذریعہ آمدورفت۔ بڑی مشکل سے سفر طے کر کے سکردو پہنچتا تھا۔ اُس زمانے میں طرح طرح کے فتوے اور مسئلے مسائل سے لوگوں کو پریشان کیا جاتا تھا۔ اس طرح لوگوں کو خوف وہراس میں مبتلا کیا جاتا تھا۔ مختلف ہتھکنڈے استعمال کر کے مقامی لوگوں کو نوربخشی مسلک تبدیل کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جو لوگ نوربخشی مسلک پر ڈٹا رہتا اُن پر طرح طرح کی بہتان تراشی کی جاتی۔ اس طرح نوربخشی مسلک ختم ہوتا چلا گیا۔

**NYF:** مرحوم بوا عیسیٰ نوربخشی عالم دین تھے۔ اُن کے بارے میں کچھ بتانا پسند کریں گے؟

**حاجی رحمان:** مرحوم بوا عیسیٰ مشہور صوفی بزرگ تھے۔ برالدو کے اکثر لوگ آپ سے اب بھی عقیدت رکھتے ہیں۔ بوا عیسیٰ پامردی سے مناظرہ کرتے تھے۔ آپ تادم حیات برالدو میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ نے ہمیشہ حق وصداقت کے فیصلے کئے۔ جب کسی کے گھر میں فاتحہ اور قرآن خوانی

ہوتے تو بوامیسیٰ کو ضرور مدعو کرتے تھے۔ جبکہ وہ وقت ایسا تھا کہ نوربخشی آخوند حضرات کو کھلے عام فاتحہ خوانی اور قرآن خوانی کے لئے دعوت دینا ممنوع تھا۔ چھپ چھپ کر نوربخشی آخوند حضرات کو گھروں میں دُعا کے لئے لاتے تھے۔ نوربخشی آخوند حضرات فقہ احوط اور دعواتِ صوفیہ سے ورد و وظائف پڑھتے تھے جن کی بدولت دعائیں قبول ہونے میں دیر نہیں لگتی تھی۔ اس بنا پر مقامی لوگ نوربخشی آخوند حضرات سے بہت متاثر ہوتے تھے۔

**NYF:** آپ کے بقول برالدو میں اب بھی چند نوربخشی آباد ہیں اگر نوربخشی علماء تبلیغ کے لئے وارد ہوں تو اچھے نتائج کی توقع رکھی جاسکتی ہے؟

حاجی رحمان: جی ہاں! پرانے نسل کے جو لوگ عبادت گزار اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں انہیں نوربخشی مسلک سے واقفیت بھی ہے۔ ایسے حالات میں تبلیغ سے یقیناً مثبت نتائج نکل سکتے ہیں۔ کیونکہ پرانی نسلوں کے دلوں میں مسلکِ نوربخشیہ کے ورد و وظائف اور ذکر و اذکار کی تابندگی اب بھی زندہ ہے۔

**NYF:** مشہور صوفی بزرگ حضرت شاہ ناصرؒ پیران طریقت میں سے تھے۔ داسو اور بیانوں برالدو کے پہاڑ میں پردہ غیب میں چلے گئے تھے۔ آپؒ کی عقیدت میں لوگ دور دراز سے پردہ غیب والی جگہ پر جوق در جوق چلے آتے ہیں۔ اس بزرگ کے بارے میں کچھ بتائیں؟

حاجی رحمان: مجھے اب بھی یاد ہے جب میں ۱۴ سال کا تھا۔ مال مویشی لے کر پہاڑ (بروق) پر جاتے تھے۔ پہلے دن شاہ ناصرؒ کے نام پر دعا امیرہ کرتے تھے۔ ایک بکری بھی ذبح کرتے تھے۔ شاہ ناصرؒ کے جائے غیبت کے سامنے زیارت کی دو رکعت نفل بھی ادا کرتے تھے۔ مرحوم بوامیسیٰ ان تمام اُمور کی نگرانی فرماتے تھے۔ اُن دنوں تمام لوگ مال و دولت سے مالا مال تھے اور ہر گھرانہ خود کفیل تھا۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ اُس کی وجہ بھی میں آپ کو بتا رہا ہوں اُن دنوں گاؤں کے مال مویشی محفوظ حالت میں پہاڑ (بروق) سے گھروں کو جاتے تھے۔ یہ شاہ ناصرؒ کی کرامات میں سے ہیں۔

بوامیسیٰ کی رحلت کے بعد نوربخشی مسلک اقلیت میں تبدیل ہوگئی لوگوں نے شاہ ناصرؒ سے عقیدت بھی ترک کردی۔ اب صورتحال یہ ہے کہ بھیڑ بکریاں بھی تلف ہورہے ہیں۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کی مال و دولت بھی کم ہوگئی ہے۔ اب غربت زیادہ ہے اور لوگ زیادہ تر پریشانی میں مبتلا ہیں۔ برالدو میں جب بھی کہیں چند لوگوں نشست لگتا ہے تو شاہ ناصرؒ کی ان کرامات کا ذکر ضرور ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے اُن کے تعلیمات پر عمل نہیں ہوتا۔ ایسے میں لوگوں کا خسارہ میں پڑنے میں کوئی تعجب نہیں ہے۔

**NYF:** حاجی صاحب آپ شاہ ناصرؒ کی نام سے منسوب پہاڑی کچھ حال بتائیں گے؟

حاجی رحمان: جی ہاں! جب میری عمر ۱۵ سال کے لگ بھگ تھی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ شاہ ناصرؒ کے مقام کے اردگرد کبوتروں کا ایک غول دن بھر طواف کرتے ہیں۔ ان کبوتروں کو دیکھ کر میرے دل میں عجب سی اندرونی کیفیت طاری ہوجاتی تھی اور دل کو سکون حاصل ہوتا تھا۔ اُس کیفیت والی لمحے کی جھلک ابھی تک میرے ذہن میں تازہ ہے۔ شاہ ناصرؒ سے منسوب کوہ دامن میں زیادہ تر شکاری لوگ ہی پہنچتے ہیں۔ اس دامن کوہ میں اگر کوئی شخص باوضو نماز زیارت ادا کرکے کچھ دیر حضورِ قلب سے بیٹھ جائے تو وہاں سے کچھ غیبی آوازیں سننے میں آتی ہیں۔ ان آوازوں میں قرآن کی تلاوت، اوراد فتحیہ، ذکر و اذکار اور طرح طرح کی پرندوں کی میٹھی میٹھی آوازیں شامل ہیں۔ جسے سُن کر خدا خوفی کے غلبے سے بے

اختیار آنسو بہنا شروع ہو جاتا ہے اور دل کو بے پناہ سکون ملتا ہے۔

**NYF:** شاہ ناصر رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی کرامت آپ کو یاد تو ہوگا؟

**حاجی رحمان:** کیوں نہیں! ایک شخص جس کا نام میں نہیں بتا سکتا برالدو میں خوب تبلیغ کر رہا تھا۔ وہ لوگوں سے کہتا تھا کہ یہ شاہ ناصرؒ کون ہوتا ہے اور اُس کے کوہ دامن والی جگہ کی کیا حیثیت۔ اس جگہ زیارت کی نماز نہ پڑھے۔ یہ صرف ایک پہاڑی جگہ ہے اس کا کوئی روحانی مرتبہ نہیں۔ بس اتنی سی بات اُس نے کہی تھی کہ وہ شخص ہفتے کے اندر اندر جان لیوا مرض میں مبتلا ہو گیا۔ اور ہر طرح کا علاج بھی اُس مرض کا تدارک نہ کر سکا اور یوں وہ شخص حالت مرض میں وفات پا گیا۔ اسی طرح ایک واقعہ بھی آپ کے رفعت ومنزلت کے حوالے سے زبان زد عام ہے کہ ایک آدمی نے حضرت شاہ ناصرؒ کے شان میں بے ادبی کے کچھ کلمات کہے تھے کہ تمام شاہ ناصرؒ کی حیثیت صرف ایک پتھر کی سی ہے۔ پتھر ایک بے جان شے ہے، پتھر سے کیا ملے گا، کیا یہ بھی کوئی عقیدت کے اظہار کا طریقہ ہے وغیرہ۔ اس طرح کے بہکاوے سے لوگوں کی عقیدت ختم کرنا چاہتا تھا۔ یہ بات کہے ہوئے زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ پتھر کے تودے گرنے سے بہت سے لوگوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔ بعد میں اُس شخص نے شاہ ناصرؒ کی حضور معافی مانگی۔ اُس کے بعد آج تک کسی کو شاہ ناصرؒ کے شان میں گستاخی کی جرأت نہیں ہوئی۔

**NYF:** حاجی صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ! آپ نے ہمیں برالدو کی مذہبی حالات اور پیر طریقت شاہ ناصر رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اہم اور قیمتی معلومات فراہم کیں۔

**حاجی رحمان:** آپ کا بھی شکریہ کہ مجھے اظہار خیال کا موقع فراہم کیا۔

**زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو!**

## تردید نامہ

ہم تمام علماء، وپیروکاران مذہب صوفیہ نوربخشیہ واضح طور پر اس بات کا اعلان واقرار کرتے ہیں۔ کہ موجودہ متداول قرآن مجید ہر لحاظ سے مکمل اور بغیر کسی تغیر وتبدیل کے مسلمانان عالم کے پاس موجود ہے۔ اور اسی پر ہمارا غیر متزلزل ایمان ہے۔ ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ قرآن مجید جس ترتیب کے ساتھ اس وقت موجود ہے۔ بالکل اسی ترتیب سے لوح محفوظ پر بھی موجود ہے۔ اگر کوئی حفاظت قرآن کی کسی ایک پہلو پر بھی شک کا اظہار کرے وہ مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں ہے۔

☆ حال ہی میں شیخ سکندر حسین پرنسپل جامعہ اسلامیہ صوفیہ امامیہ نوربخشیہ ٹرسٹ رجسٹرڈ کراچی اور اس کے چودہ شاگردوں نے سیرۃ معصومین نامی ایک کتاب تالیف کی ہے۔ جس میں اہل نوربخشیہ کے ہاں مسلمہ عقیدہ قرآن کے بارے میں خواہ مخواہ شکوک وشبہات پیدا کرنے کے لئے ایسی باتیں تحریر کی ہیں۔ جن کا کسی بھی نوربخشی بزرگان دین کی کتاب میں ذکر نہیں ہے۔

☆ واضح رہے کہ شیخ سکندر حسین اور اس کے چودہ شاگردوں نے قرآن، دین، شریعت اور علوم انبیاء کے بارے میں شکوک وشبہات پھیلانے کی باتیں ایک غیر نوربخشی فرد کی کتاب سیرت معصومین سے ہو بہو نقل کر کے کی ہے جسے شیخ سکندر اور اس کے چودہ شاگرد اپنی "عرق ریزی" ظاہر کرتے ہیں۔ شیخ سکندر حسین اور اس کے چودہ شاگردوں کی "عرق ریزی" پر مبنی کتاب سیرۃ معصومین مذہب صوفیہ نوربخشیہ کے عقائد کے سراسر خلاف ہے۔ نوربخشی مسلک میں ایسی تعلیمات کی پرچار کرنے کی ناپاک جسارت پر ہم بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

☆ لہذا ہم تمام علماء وپیروکاران صوفیہ نوربخشیہ پرزور مذمت کرتے ہیں۔ "حقائق سے پردہ اٹھتا ہے" والی [illegible] میں ہمارے نام درج کئے گئے تھے وہ بالکل جھوٹ پر مبنی ہے۔

۱۔ سید حبیب اللہ میر واعظ سلینگ — ۲۔ آخوند محمد سکرینگ، کندوس

۴۔ آخوند حسن، سکھسر ہیو — ۵۔ آخوند یعقوب، جگسس

۶۔ آخوند ناصر، جگسس

خوشہ چینی

## سخنے گوہر بار

مجاہد حسین کاوش

### ☆: سچے محب کی پہچان:

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

دَخَلْتُ عَلٰی مَرِیْضٍ اَعُوْدُهٗ فَبَیْنَمَا کَانَ یُکَلِّمُنِیْ اِذَا اَنَّ اَنَّۃً فَقُلْتُ لَهٗ لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ حُبِّهٖ مَنْ لَّمْ یَصْبِرْ عَلٰی ضَرْبِهٖ فَقَالَ لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ حُبِّهٖ مَنْ لَّمْ یَتَلَذَّذْ بِضَرْبِهٖ۔

میں ایک بیمار کی عیادت پر گیا وہ مجھ سے گفتگو کر رہا تھا کہ درمیان میں رونا شروع کر دیا۔ میں نے کہا جو اس کی ضرب پر صبر نہیں کرتا وہ اس کی محبت میں صادق نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا جو اس کی ضرب پر لذت نہ پکڑے وہ بھی اس کی محبت میں صادق نہیں ہے۔

عَنِ الشِّبْلِیْ رحمة اللّٰه علیه لَمَّا اُدْخِلَ الْمَارِسْتَانِ وَقَدْ دَخَلَ عَلَیْهِ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْدِقَائِهٖ فَقَالَ لَهُمْ لِاَیِّ شَیْءٍ جِئْتُمْ فَقَالُوْا نَحْنُ نُحِبُّكَ فَاَخَذَ یَرْمِیْهِمْ بِالْاٰجُرِ وَیَضْرِبُهُمْ فَهَرَبُوْا فَقَالَ یَا كَذَّابُوْنَ تَدَّعُوْنَ مَحَبَّتِیْ وَلَمْ تَصْبِرُوْا عَلٰی ضَرْبِیْ

اور حضرت شبلیؒ جب مارستان میں داخل ہوئے تو آپ کے دوستوں کی ایک جماعت آپ کو ملنے آئی، آپ نے فرمایا کہ تم کس واسطے آئے ہو۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم آپ سے دوستی رکھتے ہیں۔ (ہم کو آپ کی محبت لائی ہے)۔ آپ نے اینٹ پکڑ کر ان کو مارنا اور بھگانا شروع کیا تو وہ سب بھاگ گئے، آپ نے فرمایا، اے کذابو دعویٰ تو میری محبت کا کرتے ہو اور میری مار پر صبر نہیں کرتے ہو۔

(سیر تصوف سوم: ص ۴۰۰)

### ☆: نگاہ بلندی:

حضرت اقبالؒ کے افکار میں نگاہ کی خاص اہمیت ہے بالخصوص جب ممدوح کوئی میر کارواں ہو۔

آپ نے فرمایا تھا:

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پُرسوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کیلئے

اقبالؒ حضرت شاہ ہمدانؒ کے بڑے ممدوح گزرے ہیں۔ اس لحاظ سے نگاہ کے تمام جلوے انہیں حضرت شاہ ہمدانؒ کی جامع اوصاف شخصیت میں نظر آئے۔ علامہ اقبالؒ کے اس سوال کے جواب میں کہ ہم تو بے نوا و بے سروسامان ہیں۔ حضرت شاہ ہمدانؒ نے اس سوال کا جواب یہ دیا ہے کہ مشرق و مغرب میں پادشاہی یا تو رضائے ملت سے حاصل ہوتی ہے۔ یا قوت و طاقت کے بل بوتے پر۔

(ذکر شاہ ہمدان: ص ۵۹)

### ☆: سُبحانک ماذکرناک حق ذکرک:

☆: جب حضرت یوسفؑ کنوئیں میں ڈالے گئے تو حق سبحانہٗ نے کنوئیں میں ایک سانپ پیدا کیا۔ وہ سانپ نہایت خوش آوازی سے تسبیح پڑھتا تھا اور حضرت یوسفؑ کو اس سماع کی لذت میں کنوئیں میں کنوئیں کی وحشت بھی خوش لگتی تھی۔

حضرت موسیٰ جب کسی چیز سے متوحش ہوتے تو آپ کا عصا
...تعالیٰ کی تسبیح پڑھنے لگتا۔ موسیٰ اس تسبیح کی لذت سے مانوس
...تے۔

حضرت یونس جب مچھلی کے پیٹ میں گرفتار ہوئے تو اس مچھلی کو
...ھنے کا امر آیا کہ ہمارا دوست غمناک نہ ہو۔

حضرت سلیمانؑ کے دربار کا یہ عالم تھا کہ چرند پرند آپ کے سر پر
...ے ہو کر تسبیح پڑھتے اور آپ کو ان کی تسبیح کے سماع کی لذت
...نفس پیدا ہوتا۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت سرور عالم فخر آدمؐ
حضرت ابو موسیٰ اشعری صحابی کو جب کہ وہ قرآن پاک پڑھ رہے
...مایا کہ:

...وتِیَ ھٰذا مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیرِ آلِ داؤد۔

...ل آل داؤد کے نغموں میں سے ایک نغمہ دیا گیا ہے۔

...نی اسرائیل کے تابوتِ سکینہ کے ذکر میں آیا ہے کہ تابوت میں
...نہیں نغمہ سناتی اس سماع کی غذا سے وہ جنگ کرتے اور دشمن پر فتح
...ہوتے۔ (سیر تصوف چہارم: ص ۵۰۶)

## :تکبر کا علاج:

...کی بیماری کا علاج یہ ہے۔

... تواضع و انکساری میں معجز نمائی کا مظاہرہ کرے۔

... مجلسوں میں صدر نشینی کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ حتی الامکان جوتوں
...ان میں بیٹھنے کی سعی کرے۔ اگر اس صف کا حصول نہ ہو سکے
...انی لائنوں سے آگے نہ بڑھے۔

... سلام کو نذر عام کرے۔

... ظاہری معاملات میں شریفوں اور کمینوں میں امتیازی سلوک
...نے کو بُرا جانے۔

... اس عظیم ہستی کی اتباع اور اقتداء کرے جس کی اخلاقی عظمت کی

دلیل: اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ہے۔

۶۔ متکبرین اور دنیا دار لوگوں کی خصلت پسندی سے دور رہیں۔

۷۔ باپ دادوں کے کارنامے اور ان پر فخر و مباہات کو ترک کر دیا جائے۔ (مکارم اخلاق: ص ۴۰)

## ☆: ضرورتِ مرشد:

جس طرح جب کوئی بادشاہ کی قربت حاصل کرنا چاہتا ہے تو بادشاہ کے کسی بھی قریبی مصاحب کی صحبت اختیار کر لیتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر منزل مراد یعنی بادشاہ تک رسائی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جو کوئی اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا حاصل کرنا چاہتا ہے تو جب تک عالمِ وحدت کے سپرد کرنے والے کسی مرد کامل کی دامن ارادت سے وابستہ نہیں ہو جاتا مراد حاصل نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ سید الانبیا محمد رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ:

اِتَّخِذُوْا الْاَیَادِیَ عِنْدَ الْفُقَرَاءِ فَاِنَّ لَھُمْ دَوْلَةً

دستِ ہمت سے فقراء کا دامن تھام لو کیونکہ وہی اہل دولت ہیں۔

یعنی دستِ طلب سے درویشوں کا دامن تھام لو کیونکہ حقیقت میں ارباب دولت وہی ہیں۔ اس حدیث میں لفظ "اِنَّ" مبالغہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی ایسی دولت جس کی کوئی انتہا نہیں، ایسی سلطنت جس کی شان و شوکت کی کوئی غایت نہیں۔

(درویشیہ: ص ۶۲)

## ☆: لقمان اور دانائی:

بیان کیا جاتا ہے، کسی نے مشہور فلسفی اور معلم اخلاق حکیم لقمان سے پوچھا کہ آپ نے دانائی کی یہ باتیں کیسے حاصل کیں۔ لقمان نے جواب دیا، نادانوں سے۔ وہ اس طرح کہ جب وہ کوئی حماقت کرتے ہیں تو میں اُن کے انجام سے عبرت حاصل کرتا ہوں اور ویسی برائی کبھی نہیں کرتا۔

جو دانا ہیں وہ کرتے ہیں سبق ہر بات سے حاصل
ہنسی کی بات بھی اُن کے لئے اک درسِ عبرت ہے
مگر حکمت کی سو باتیں بھی نادان کے لئے مہمل
کہ اس کے خانۂ دل میں حماقت ہی حماقت ہے
(حکایات گلستان سعدی۔ص ۸۳)

☆ **بیدار دل:**

وانکہ دل بیدار دارد چشمِ سر
گر بخسپد برکشاید صد بصر

اور (بخلاف اس کے) جو شخص بیدار دل رکھتا ہے۔ اگر اس کی سر کی (ظاہری) آنکھیں سو جائیں تو (کوئی مضائقہ نہیں۔ اس کی سو بینائیاں کھل جاتی ہیں۔

گر تو اہلِ دل نہ بیدار باش
طالبِ دل باش ودر پیکار باش

اگر تم اہل دل نہیں ہو تو بیدار رہو۔ دل طلب کرو اور (نفس و شیطان سے) جنگ کرو۔

ور دولت بیدار شد میخسپ خوش
نیست غائب ناظرت از ہفت و شش

اور اگر تمہارا دل بیدار ہو جائے تو مزے سے سوتے رہو۔ (پھر بحالت خواب بھی) تمہاری نظر ہفت (افلاک) اور شش (جہات) سے غائب نہ ہوگی۔

گفت پیغمبر کہ خسپد چشمِ من
لیک کے خسپد دلم اندر وسن

پیغمبر نے فرمایا ہے کہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن نیند میں میرا دل کب سوتا ہے؟

مطلب: پیغمبر نے فرمایا ہے کہ عَیْنَایَ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ عَنْ رَبِّیْ۔ یعنی میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں۔ مگر میرا دل پروردگار کی طرف سے غافل نہیں ہوتا۔ (شرح مثنوی مولانا روم۔ص ۲۱۷)

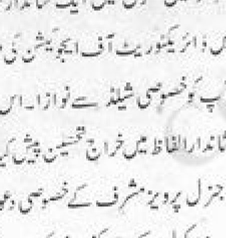
**مضمون کے ماخذ:**

- ☆ درویشیہ — سید علی ہمدانی
- ☆ مکارم اخلاق — سید محمد نور بخش
- ☆ سیر تصوف — شیخ ابو بکر بن ابی اسحٰق بخاری
- ☆ ذکر شاہ ہمدان — آغا حسین ہمدانی
- ☆ شرح مثنوی مولانا روم
- ☆ حکایات گلستان سعدی

## طالب علم کا اعزاز

عرفان علی شاہد جن کا تعلق چیلو میکسر پی سے ہے، نے مسلسل تیسری بار اپنے کلاس میں اول پوزیشن حاصل کیا۔ اس شاندار کامیابی پر اُن کے اعزاز میں سکول میں ایک شاندار تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کی طرف سے ڈائریکٹر سکولز نے آپ کو خصوصی شیلڈ سے نوازا۔ اس موقع پر سکول کے پرنسپل نے شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

صدر مملکت جنرل پرویز مشرف کے خصوصی دعوت پر ۱۸ اپریل کو آپ نے اپنے سکول کے 5 رکنی وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے آرمی ہاؤس راولپنڈی میں صدر پاکستان سے ملاقات کیا۔ صدر پاکستان نے وفد کے طلباء کو شاباشی دی اور خصوصی انعامات سے نوازا۔ آپ اس وقت ماڈل ہائی سکول I-9/4 اسلام آباد میں کلاس 8 کے طالب علم ہیں۔



نئی اُمنگ

# شحاتِ قلم

نوآموز لکھاری

## روشن مستقبل

سلمان علی شگری
اُردو یونیورسٹی، کراچی

بقولِ اقبالؒ

مکاں فانی مکیں فانی ازل تیرا ابد تیرا
خدا کا آخری پیغام ہے تو جاوداں تو ہے

لیکن اس کے باوجود ہماری حالت یہ ہے کہ اپنی دُنیاوی مستقبل کو سنوارنے کے لئے تو بہت غوروفکر کرتے ہیں اس کے لئے طرح طرح کی آسائشیں جمع کرنے کے لئے ہردم سعی کرتے ہیں۔ خوب بینک بیلنس بڑھاتے ہیں۔ کاروبار چمکاتے ہیں۔ فیوچر پروگرام ترتیب دیتے ہیں اور نجانے کیا کیا منصوبے بناتے ہیں کہ کس طرح ہماری دُنیاوی کل بہتر ہو۔ لیکن مقامِ افسوس کہ ہم اپنی اُخروی کل کو سنوارنے کی فکر سے یکسر غافل ہیں اور اس کی تیاری میں بالکل کاہل ہیں۔ حالانکہ صرف اس دُنیاوی کل ہی کے سدھرنے کا انتظار کرتے کرتے نہ جانے کتنے نادان انسان حسرت کی ہچکیاں لیتے لیتے موت سے ہم آغوش ہوجاتے ہیں۔ اور اُس کا روشن مستقبل کا خواب دیکھتے دیکھتے اندھیری قبر میں اُتر جاتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ بدقسمتی سے اس وقت ایک ایسا دور آن پڑا ہے کہ شخصیت کی پہچان کردار کی بجائے دولت کو سمجھا جارہا ہے۔ جبکہ شخصیت کی پہچان کردار سے ہونی چاہئے نہ کہ دولت سے۔ سمجھدار وہی لوگ ہیں جنہوں نے حسابِ آخرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خود کو سدھارنے کے لئے اپنے نفس کا سختی سے محاسبہ کیا۔ گناہوں پہ ندامت اور نیکی کے کاموں کے لئے جتن کی۔ ہمارے اسلاف کا بھی یہی طرۂ امتیاز رہا تھا۔ ہمارے بزرگانِ دین کا اندازِ فکر کس قدر اعلیٰ تھا اور کس طرح نفس کو سدھارنے کے لئے محاسبہ فرماتے تھے اور ہر دم نیکوکاری میں مصروف رہتے تھے اس کے باوجود اپنے آپ کو خطاوار اور خاکسار سمجھتے تھے اور اللہ کے حضور استغفار مانگتے رہتے۔ مگر افسوس ہماری حالت یہ ہے کہ شب وروز گناہوں میں پڑنے کے باوجود نہ احساسِ ندامت ہے اور نہ آخرت کی فکر۔

عملی کوشش سے بے اعتنائی اور اپنی نسبت اسلاف سے کرنا انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ وہ لوگ تو سراپا تقویٰ، کثرتِ ذکرالٰہی، کثرتِ اعتکاف نشینی کے عادی تھے۔ لیکن ہماری حالت بقول اقبالؒ

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو

آج ہم نے نقوشِ اسلاف جو روشن مستقبل کی چراغ ہے اس سے اپنا ناطہ توڑ رکھا ہے۔ اور اس کے لئے یہی شواہد کافی ہے کہ ہم تارکِ قرآن ہوئے۔ تارکِ جمعہ وجماعت ہوئے۔ اعتکاف جیسی روحانی غذا سے پرہیز کرتے رہے۔ مسلکِ صوفیہ کی ریاضتوں کو بدعت سمجھتے رہے۔ روشن مستقبل کی طرف رہنمائی کرنے والی روشنی کے میناروں

تعلیمات شاہ ہمدانؒ اور شاہ سیدؒ سے بدگمانی میں مبتلا ہوئے۔ اور بدگمانی پھیلانے والے غیر نہیں اپنے ہی تھے۔ بقول شاعر

ہمیں اپنوں نے لوٹا غیروں میں کہاں دم تھا

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حق کی پاسداری اور اپنے مستقبل کو روشن کرنے کے لئے نقوشِ اسلاف کے روشن میناروں سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرما۔ OOOOOOOOOOOOOOO

## انجمن امامیہ صوفیہ نوربخشیہ مترپورہ راولپنڈی کی قابض انتظامیہ کی گرفتاری و عارضی رہائی:

باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ انجمن امامیہ صوفیہ نوربخشیہ راولپنڈی کی عارضی انتظامیہ نے غیر قانونی طور پر اپنے آپ کو منتخب شدہ انتظامیہ کا لیبل لگا کر رجسٹرار آفس کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے جس پر مقامی عوامی نمائندوں نے متعلقہ حکام کو باخبر کرتے ہوئے اُن کے نوٹس میں لایا کہ مذکورہ عارضی انتظامیہ غیر منتخب اور راولپنڈی میں مقیم نوربخشیوں کا غیر نمائندہ افراد پر مشتمل ہیں اور انہوں نے جعل سازی سے کام لیتے ہوئے اپنے آپ کو منتخب اور نمائندہ جماعت قرار دیتے ہوئے حکام بالا کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مذکورہ انجمن کا نہ تو کوئی انتخاب عمل میں آیا تھا اور نہ ہی عوام کی اطلاع کیلئے کوئی انتخابی شیڈول مشتہر کیا گیا۔ بلکہ انہوں نے تمام اصولوں اور تقاضوں کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے چوری چھپے ایک فرضی کابینہ تشکیل دیا۔ پھر مسجد اور اس کے اثاثوں پر اپنا قبضہ یقینی بنانے کے ارادے سے فرضی کابینہ کے کاغذات رجسٹریشن کیلئے رجسٹرار کو بھیجا جبکہ انجمن کے آئین و دستور سے ہٹ کر اس قسم کے اقدام سرکار کو دھوکہ دینے کے زمرے میں آتا ہے۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قابض افراد نے اپنے طور پر اپنے ہی لوگوں کے حمایتی افراد پر مشتمل مردم شماری کے نام سے ایک فہرست بنایا۔ پھر اسی فہرست کو بنیاد بناتے ہوئے اپنے آپ کو منتخب شدہ قرار دے کر رجسٹرار آفس کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ جس پر ضلعی انتظامیہ نے ایکشن لیتے ہوئے دونوں پارٹیوں سے چھ، چھ افراد ایک دن کیلئے تھانہ میں بند کردیا۔ اگلے روز دونوں پارٹیوں کو عارضی ضمانت پر رہائی دی گئی۔ مورخہ ۱۸ جون کو دونوں پارٹیوں کی پیشی ہوئی جس میں قبضہ جمانے کے ارادے سے دھوکہ دہی کے مرتکب ہونے والے عارضی انتظامیہ کی ضمانت کنفرم نہ ہو سکی۔ بلکہ انہیں ۸ جولائی کا تاریخ دیا گیا۔ تاہم شکایت لے جانے والے نمائندوں کی ضمانت منظور ہوئی۔ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خانقاہ سید محمد نوربخشؒ کی تعمیراتی کام میں بے شمار مالی بے قاعدگیاں پائی گئی ہیں۔ مفاد پرست ٹولے نے خانقاہ کی تعمیرات میں ٹھیکیدار سے ملی بھگت کر کے رقم کا ناجائز استعمال کیا۔ جس پر مقامی لوگوں کی طرف سے عوامی چندہ سے حاصل کردہ رقم پر حکومت کی جانب سے Audit کرنے اور انجمن کی انتخابات کرانے کا مطالبہ سامنے آیا ہے۔ آگاہ رہے کہ! مذکورہ عارضی انتظامیہ موقع پاتے ہی انجمن کے زیر انتظام خانقاہ سید محمد نوربخشؒ اور دیگر اثاثوں پر "ٹرسٹ" کے نام سے قبضہ جمانے کی سازش کرگذرنے والے تھے مگر مسلکِ نوربخشیہ کے غیور عوام نے قبل از وقت سازش کو بھانپتے ہوئے حکام بالا کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ چند شر پسند افراد ہمارے مذہبی اثاثوں پر قبضہ جمانے کی سازش کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ! نوربخشی عوام مذہبی اثاثوں کو اپنی جاگیر بنایا جانے کی وارداتوں سے اب انجان نہیں رہے۔ امن پسندی اور خاموشی کو کمزوری سمجھتے ہوئے مختلف اَدوار میں سازشی عناصر اس سے پہلے بھی بار ہا لوٹ مار کر چکے ہیں۔ کراچی میں ٹرسٹ کے نام پر نوربخشی جائیداد پر قبضہ جمانے کی زخم ابھی ہرا ہی تھا کہ اب پنڈی میں بھی غاصبانہ قبضے کو دہرانے کی جسارت کی جارہی ہے۔ مسلکِ نوربخشیہ کی داستان ایسے مصائب و آلاموں سے عبارت نظر آتی ہے۔ ایسے حالات میں تمام نوربخشی دردمندوں اور مخلصوں کو باہم یک جان و یک زبان ہوکر اس پر احتجاج کرنا چاہئے تاکہ بیت اللہ کی اثاثوں کو شر پسند عناصر کے شر سے بچایا جاسکے۔

فقہی مسائل

# آپ کے مسائل اور اُن کا حل

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے مفید سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ سائلین حضرات سے بار بار التماس کی جاتی رہی ہے کہ وہ اپنا نام اور اپنا پتہ لکھنا نہ بھولیں۔ اس شمارے کیلئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے اُن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

## سوالات

سوال نمبرا: ماہواری آنے کی صورت میں نماز کی مکمل چھوٹ اور روزے کی قضا کیوں؟

سوال نمبر۲: اذان سے قبل سُنائی جانے والی حدیثِ نبوی پڑھے بغیر خطبۂ جمعہ کیسا ہے؟

سوال نمبر۳: کیا فوت شدہ نماز کی قضا اقامت کے بغیر درست ہے؟

سوال نمبر۴: حج کے خرچے والی رقم سے زکوۃ کی کٹوتی کی جائے تو حج کا خرچہ کم پڑتا ہے تو یہاں پر حج کا کیا بنے گا؟

سوال نمبر۵: متنفل روزہ دار کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اُسے دعوت طعام کو مسترد کرنا چاہئے یا قبول۔

سائل: حوالدار علی خان، ڈم ٹم والے،

13 این ایل آئی رجمنٹ۔

سوال نمبر۶: میت کے حق میں غسل جنابت کا کیا حکم ہے؟

سائل: ڈاکٹر محمد اسماعیل ذبیح

## جوابات

جواب نمبرا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

روزے کی نوبت سال میں ایک بار آتی ہے۔ اس کی قضا کے حکم میں کوئی حرج نہیں۔ نماز کی نوبت روزانہ پانچ بار آتی ہے۔ اگر اس کی بھی قضا کا حکم عائد کیا جائے تو خواتین کے حق میں حرج عظیم ٹھہرتا ہے۔ حرج دین میں مرفوع ہے۔ لہذا نماز کی مکمل چھوٹ اور روزے کی قضا والا حکم عدل وانصاف کے تقاضے اور حکمتِ خداوندی کا عکاس ہے۔

جواب نمبر۲: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اذان سے قبل حدیثِ نبوی کا پڑھنا خطبۂ جمعہ کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے ہے۔ یہ ارکان خطبہ کا حصہ نہیں ہے۔ لہذا حدیث مذکور کے پڑھے بغیر خطبۂ جمعہ شرعاً بالکل درست ہے۔

جواب نمبر۳: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اجتماعی ادائیگی کی صورت میں مردوں کے حق میں اذان اور اقامت فرضِ کفایہ کا درجہ رکھتی ہیں۔ انفرادی ادائیگی کرنے کی صورت میں دونوں مسنون ہیں۔ البتہ اقامت میں اذان کی نسبت کچھ تاکیدی پہلو موجود ہے۔ جب حاضر وقتی نماز کے لئے منفرد کے حق میں اقامت تاکیدی پہلو کی حامل سنت ہے۔ اقامت کے بغیر بھی منفرد کے حق میں نماز درست ہے تو فوت شدہ نماز کی قضا کے لئے بھی اقامت زیادہ سے زیادہ مسنون ٹھہر سکتی ہے۔ اس کے بغیر بھی قضا درست ہے۔

**جواب نمبر ۴:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

زکوٰۃ کی ادائیگی کی صورت میں حج کے خرچ والی رقم حج کے لئے ناکافی ٹھہرتی ہو تو یہاں پر استطاعت کا فقدان واضح ہو گیا اور آدمی کے حق میں حج کا وجوب ساقط ہو گیا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی شرعاً ضروری اور واجب ہے۔ لہٰذا یہاں پر اگر آدمی سفرِ حج کو زکوٰۃ کی ادائیگی پر ترجیح دے تو وہ شرعاً خطا کار ٹھہرے گا۔ اُس کا حج درست نہیں ہوگا۔

**جواب نمبر ۵:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

یہاں پر دعوتِ طعام کو شرف قبولیت بخشنا شرعاً بہتر ہے، بشرطیکہ میزبان جان بوجھ کر روزہ دار کا مضحکہ اُڑانے والا نہ ہو اور وہ لاعلمی میں خلوصِ نیت کے ساتھ دعوتِ طعام دے۔

**جواب نمبر ۶:** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

غسلِ جنابت استباحت نماز وغیرہ کے لئے زندہ آدمی کا حکم ہے۔ جب زندگی ختم ہو جائے تو اُس میت کے حق میں زندہ کے احکام بھی ختم اور ساقط ہو جاتے ہیں۔ میت پر صرف احکام میت شرعاً عائد ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر کوئی فرد بشر حالتِ جنابت میں انتقال کر جائے تو غسلِ جنابت ساقط ہو جائے گا۔

OOOOOOOOOOOOO

ناموسِ مصطفےٰ پہ دل و جان وار دو
گستاخ کو جو دیکھو، بلاخوف مار دو
دل نے کبھی تو فرضِ عقیدت ادا کرو
سر سے کبھی تو قرضِ محبت اُتار دو
عشقِ رسولؐ مخزنِ کیف و نشاط ہے
دشتِ دل و نظر کو پیامِ بہار دو
سرکار کے وقار پہ آئے نہ کوئی حرف
عمرِ عزیز بس اسی دھن میں گزار دو

بقیہ + مجموعہ شریعتِ محمدیہ

## ایک ضروری بات:

خوب آگاہ رہے! کہ شرعاً ناجائز ذرائع وغیرہ سے آدمی کو یونہی مفت بہت سارا مال مل جائے یا بہت بڑی رقم اُسے یونہی میسر آجائے تو ایسے میں آدمی کیلئے سجدہ ریز ہونا مسنون نہیں ہے۔ شرعاً جائز طریقہ ہونا اس سجدے کیلئے شرط ہے۔ ناجائز ذرائع سے حاصل ہونے والا مال نعمت نہیں ہے۔ بلکہ انجام کے لحاظ سے وبالِ جان ہے۔ مثال کے طور پر کسی کی بہت بڑی رقم والی لاٹری نکل آئے یا جیت کی صورت میں جوئے کی بہت بڑی رقم ہاتھ آجائے یا کسی کا گھوڑا مہنگی ریس جیت جائے اور مالک دیکھتے ہی دیکھتے مالداروں کی صف میں شامل ہو جائے۔ الغرض شرعاً حرام ذرائع سے مال حاصل ہونے کی بہت سی اور بھی مثالیں موجود ہیں۔ ان صورتوں میں کوئی سجدہ معتبر نہیں ہے۔ اگرچہ بہت سے لوگ ناجائز ذرائع سے غیر معمولی مقدار میں مال ملنے پر سجدہ ریز ہوتے دیکھے گئے۔ پس ایسا سجدہ شیطان کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ہے نہ کہ خدا کا۔

بقیہ + رسالہ فوائد

جملہ کفار نے جو اس آیت میں مطالبہ کیا ہے اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ میں صرف ایک انسان کے سوا کچھ نہیں۔ میں اس حد تک تمہارے مطالبات پورے نہیں کر سکتا۔ دراصل جب ازلی بدبختی اس کے حال کے موافق نہ ہوں عبرت کے لئے یہی آیت کافی ہے۔ اگر نعوذ باللہ من ذٰلک اس حد تک ظلمت اور شقاوت اس کے ایمان کے لئے روگ اور رکاوٹ ہے تو اسے قتل کرنے کے سوا کوئی علاج ندارد۔ چنانچہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجودیکہ تمام عالم کے لئے سراپا رحمت تھے ان کی پندونصیحت کوئی کارگر ثابت نہ ہوسکی تو آپؐ نے حکم جہاد جاری کر دیئے۔

یہاں سے معلوم ہو گیا کہ اربابِ سعادت پر پندونصیحت اثر انداز ہوتی ہے۔ جو زیبا بھی ہے لیکن ہر غافل بدشعار پر موثر نہیں بلکہ بعض دفعہ واضح دلائل و براہین بھی بے کار ثابت ہوتے ہیں۔

اخبار التصوف

# دُنیائے تصوف کی خبریں

لیاقت علی خان

## برصغیر میں اسلامی نشرواشاعت صوفیائے کرام کی مرہون منت ہے۔

### اسلام آباد میں شاہ سید محمد نور بخش ؒ کے عرس کے موقع پر مقررین کا خطاب

مورخہ ۹ مئی کو جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں معروف صوفی بزرگ سید محمد نوربخش ؒ کے عرس کے موقع پر ایک عظیم الشان جلسہ کا انعقاد ہوا جس میں مقررین نے مشہور مبلغ اسلام حضرت سید محمد نوربخش ؒ کے اتحاد بین المسلمین کے رہنما اصولوں کو سہراتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ جلسہ کا آغاز آخوند جعفر صاحب کے تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا اس موقع پر معروف نعت خواں حامد حسن نے بارگاہ رسالت میں نعت رسول پیش کیا۔ صدر جلسہ معروف عالم دین خطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد علامہ محمد بشیر صاحب نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ صوفیائے کرام نے ہمیشہ کلمہ حق کی تبلیغ کی اور صوفیانہ اسلامی معاشرہ کی تشکیل کیلئے امن ومحبت اور اتحاد بین المسلمین کا پیغام عام کیا۔ انہوں نے کہا کہ بلتستان کی تاریخ دیکھیں تو وہاں بدھ مت کو ختم کرکے خالص صوفیانہ اسلامی معاشرہ وجود میں لایا مگر بعد میں راجاؤں اور اُنکے کارندوں نے اس پاک معاشرہ کو مختلف حربوں سے ختم کرنے کی کوشش کی اور درباری ملاؤں اور فصلی بٹیروں کے ذریعے صوفی ازم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ آج امن ومحبت کے اس گہوارے میں اتفاق واتحاد کے بجائے گروہ بندی اور مفاد پرستی کا دور دورہ ہے۔ اُنہوں نے کہا شاہ سید محمد نوربخش ؒ کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم اُن کے نقوش پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ غیروں کی کتابوں سے فساد پھیلانے والی تعلیمات نقل کرکے اس مسلک میں رائج کرنے کا وطیرہ بددیانتی کی بدترین مثال ہے۔ صدر جلسہ نے کہا کہ اگر ہم صحیح معنوں میں اپنی مسلک کے



عرس حضرت شاہ سید محمد نوربخش کے موقع پر جلسہ سے ممتاز عالم دین علامہ محمد بشیر، مولانا سیف اللہ، مولانا محمد انور، صوفی آخوند حسین، جی۔ ایچ۔ معروفی، نیچے سے مولانا محمد عارف، ابراہیم ثنائی اور ایم بشیر چھوربٹ خطاب کر رہے ہیں

کتابوں پر عمل کریں تو وجہ اختلاف کا وجود ہی ختم ہو جائے گا:

مہمان خصوصی جامع مسجد شاہ ہمدان سکردو کے خطیب مولانا سیف اللہ نے کہا کہ حضرت سید محمد نوربخش" نے اتحاد بین المسلمین کے پرچم کو بلند کرنے میں ہر قسم کے مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اُنہوں نے جلسہ کے منتظمین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے زور دیا کہ وہ جذبۂ خدمت کے تسلسل کو برقرار رکھیں تاکہ اس عرس کا انعقاد ہر سال ہوتا رہے۔ اُنہوں نے انجمن صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد پر زور دیا کہ وہ حضرت سید محمد نوربخش" کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کریں۔

جامع مسجد نوربخشیہ اسلام آباد کے نائب خطیب مولانا محمد انور تھلوی نے کہا کہ شاہ سید محمد نوربخش" کو خراج عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اُن کی کتابوں کا ترجمہ کر کے عام کیا جائے تاکہ نئی نسل اپنے بزرگوں کے تعلیمات سے مستفید ہوں۔ انجمن محمدیہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے صدر فاچو محمد امین نے اس موقع پر اعلان کیا کہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ دکھانے والوں کی حوصلہ افزائی کیلئے حضرت سید محمد نوربخش" کی تعلیمات استفادہ کو یقینی بنانے کیلئے شاہ سید محمد نوربخش" فنڈ کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ معروف سوشل ویلفیئر آفیسر محمد ابراہیم ثنائی نے شاہ سید کی تعلیمات کو عام کرنے کیلئے ریسرچ فاؤنڈیشن کے قیام کی حمایت کرتے ہوئے یقین دلایا کہ اس فاؤنڈیشن کے لئے ہم ہر قسم کے تعاون کرنے کیلئے تیار ہیں۔

اسلام آباد کے معروف صوفی آخوند حسین صاحب نے کہا حضرت سید محمد نوربخش کا فیض خاصان تک پہنچ رہے ہیں مگر عام لوگ اس فیض سے استفادہ حاصل نہیں کر رہے ہیں۔ اُنہوں نے کہا اُن کے پاس ۳۰ نسخے موجود ہیں جن کا ترجمہ کرنا باقی ہے۔ مولانا عارف نے کہا یہ انسان کی مرضی پر چھوڑا گیا ہے کہ حق و باطل میں سے کونسا راستہ اختیار کرتا ہے۔ تاہم حق کا راستہ ذرا کٹھن ہے۔ اس راہ میں گھبرائے بغیر آگے بڑھنے والے لوگ ہی کامیاب رہتے ہیں۔ اس بارے میں ہمارے پاس سب سے بہترین مثال حضرت سید نوربخش" کی ذات بابرکت ہے کہ آپ نے تمام تر رکاوٹوں اور اذیتوں کے باوجود اعلائے کلمۃ الحق سے روگردانی نہیں کی۔ مسجد کے مؤذن مولانا محمد صالح نے کہا شاہ سید کی تعلیمات سے آشنائی کے لئے ان کی تالیف کردہ کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔

انجمن محمدیہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے جنرل سیکرٹری جی ایچ معروفی نے کہا کہ برصغیر میں دینِ اسلام کی اشاعت صوفیاء کرام کے مرہونِ منت ہے۔ اُن کی تعلیمات کا مطمعِ نظر خالصتاً امن و آشتی اور محبت و اخوت کے رنگ میں ایک منظم معاشرہ کا قیام تھا۔ یہ صوفیائے کرام کی تعلیمات سے دوری کا نتیجہ ہے کہ ایک طرف مسلمانوں پر یہود و نصاریٰ کی یلغار ہے جبکہ دوسری طرف خود مسلمان فرقہ پرستی کی آگ میں دھونسے جا رہے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ صرف اور صرف مسلمانوں میں باہمی وحدت نہ ہونا ہے۔ انہی خدشات کو پیش نظر رکھ کے حضرت سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ نے اُصولی و فروعی اختلافات کو ختم کرنے کے خاطر اسلام کے آفاقی تعلیمات کی تبلیغ کی۔ آج کے مشکل دور میں بھی بندۂ مومن ان کے کتابوں کی مطالعہ سے محدود نظری سے اپنی دامن چھڑا کر آفاقی سوچ کا حامل بن سکتا ہے۔

رپورٹ: جی ایچ معروفی،
اسلام آباد

## انتقال پُر ملال:

گذشتہ دنوں معروف عالم دین میر واعظ سید شہاب الدین صاحب کے زوجہ محترمہ رضائے الٰہی سے انتقال کر گئی۔ تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں ادا کیا گیا جبکہ تدفین کے لئے نعش کو آبائی گاؤں لے جایا گیا۔ ادارہ نوائے صوفیہ اس صدمے کے موقع پر قبلہ میر واعظ صاحب اور جملہ متعلقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور متعلقین کو صبر کی توفیق دے۔ آمین

نامۂ سالک

# قارئین کے خطوط

مولانا محمد انور تھلوی

اراکینِ ادارت نے اپنی قیمتی لمحات اپنی ذات تک محدود رکھنے کی بجائے ترغیب علم اور ترویج علم کے لئے وقف کر کے اپنی شخصیت کو قابلِ تقلید بنانے کا بہترین سامان پیدا کر رہا ہے۔نوائے صوفیہ میں مندرج کلمات حق وصداقت کا داعی ہے۔مجاہد حسین کاوش کا مضمون نہایت ہی ناقابلِ فراموش ہے۔ناقدین کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ نوائے صوفیہ میں مندرج مضامین کمزور حدیثوں سے مبرا ہے۔ہماری دُعا ہے کہ قبلہ علامہ صاحب مدظلہٗ کی عمر دراز کرے۔آمین

علی حسین تصوفی

تروپی، شگر

این ایل آئی سنٹر کی طرف سے تین مہینے کی بقایا جات ارسال خدمت ہے۔تاخیر پر معذرت خواہ ہوں۔میرے نام 20 عدد رسالہ ارسال کرتے رہا کریں۔بارہ اماموں کی یومِ ولادت اور یومِ وفات کے تاریخوں پر مشتمل کوئی چارٹ رسالہ میں شائع کریں یا الگ سے مجھے ارسال فرمائیں تو نوازش ہوگی۔

آخوند موسیٰ علی،

بونجی سینٹر گلگت

محترم! چارٹ سے متعلق آپ کی خواہش عنقریب پوری کردی جائے گی۔ادارہ

مجھے باقاعدہ سے رسالہ موصول نہیں ہو رہا۔ترسیل میں بے قاعدگی دور کریں۔

اورسیر محمد ابراہیم تھلوی

جناح ٹاؤن، سکردو

مبلغ -/2740 روپے ارسالِ خدمت ہے جس میں سے -/1940 روپے مختلف لوگوں سے وصول شدہ سالانہ چندہ ہے۔جبکہ مبلغ -/1800 روپے چار شماروں کا میرے ذمہ واجب الادا رقم ہے۔معروفی صاحب نے نئے شمارہ نمبر ۸۱ میں 1994ء سے اب تک کے حسابات دے کر نوائے صوفیہ کے نمائندوں اور شیدائیوں کا چہرہ سُرخ کر دیا ہے جس پر اُن کا ممنون ہوں۔کراچی میں فیض بخش ہاسٹل کے قیام پر منتظمین کو مبارک باد۔چھوربٹ کے ہائی سکول سکسا اور ہائی سکول پرتوک کے مدرسین صاحبان سے وصول شدہ سالانہ فیس کا ایک یادداشت ارسال خدمت ہے۔

جی ایم کوثر

نمائندہ نوائے صوفیہ چھوربٹ

شمارہ نمبر ۸۰ پڑھ کر دل باغ باغ ہوا۔مضمون شائع کرنے پر شکریہ۔رسالے میں تفکر وتذکر، القرآن، آئینِ جوانمردی، رسالہ تلویحات، اعتصام حبل اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ الغرض تمام مضامین قابلِ تعریف تھی۔

ہادی علی تمنا

جنرل سیکرٹری NYF شگر

نیک تمناؤں کا شکریہ! انشاءاللہ ہم اپنے چاہنے والوں کی نیک تمنائیں کبھی رائیگاں جانے نہیں دیں گے۔آپ کا مضمون "عورتوں کے لئے پردہ کیوں ضروری ہے" موصول ہوا ہے، اسے باری آنے پر شائع کردی جائے گی۔اشاعت میں تاخیر پر دل شکستہ ہوں۔دوستوں کیلئے ہمارا شروع سے ہی یہ پیغام رہا ہے۔

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

پہلی بار نوائے صوفیہ کی بزم میں شرکت کر رہا ہوں۔ ایک مضمون اور ایک سوال عرض خدمت ہے شائع فرما کر شکریہ کا موقع بخشیں۔

سید عارف حسین

کراچی یونیورسٹی۔

شمارہ نمبر ۸۰ میں کاوش صاحب کا تحریر کردہ مضمون ''آئین جوانمردی'' بے حد پسند آیا۔ مولانا عبدالحمید صاحب کا مضمون بھی دیدنی تھے۔ آخر میں آسمان صحافت کے سکرچن نوائے صوفیہ کے جیالے اراکین کو سلام پیش کرتے ہیں۔ دُعا ہے کہ یہ سکرچن سدا سکرچن رہے۔ آئندہ سے رسالہ میرے گاؤں کے ایڈریس پر ارسال کریں۔

حوالدار علی خان تصوفی

13 این ایل آئی رجمنٹ

مجاہد حسین کاوش کے مضامین صد آفرین کے مستحق ہیں۔ عرصہ دراز سے مولانا شکور علی انور صاحب کے مضامین کی کمی محسوس کی جا رہی تھی۔ مگر پھر سے رونق قرطاس ہوتے دیکھ کر قلبی شادمانی مل رہی ہے۔ مادہ پرستی کے اس دور میں مذہبی خدمت اور رسالے کی اشاعت میں کوشاں میرے دینی بھائیوں کی پُر خلوص قربانیوں کو سلام۔ ربّ العزت رسالے اور اس کے منتظمین کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرما۔

فرمان علی

کھرمنگ پی داس، شگر

میرا ایڈریس تبدیل کر کے رسالے کی ترسیل میرے گھر کے ایڈریس پر کریں تاکہ اس عظیم تبلیغی پرچے سے گھر والے بھی مستفید ہو سکیں۔

گلزار حسین، کھانوی

خریداری نمبر 914

اس رسالے کو عصر حاضر میں مبلغ تصوف کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

زاہد حسین، ذوغنی

آسمانِ تصوف کا یہ درخشندہ ستارہ جس شان سے چمک رہا ہے خدا کرے یونہی تابندہ رہے۔ پہلی بار ایک تحریر بغرض اشاعت ارسال کر رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ حوصلہ افزائی کریں گے۔

سکندر حسین سریمکی، کراچی

پورے دو سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد نوائے صوفیہ کا دیدار نصیب ہوا۔ اس عرصہ میں دُنیا کے بلند ترین محاذِ جنگ سیاچن کے برف پوش پہاڑیوں پر مادر وطن کی سرحدوں کے حفاظت کے لئے برسر پیکار رہا۔ مدتِ مدید کے بعد شرف یابی پر خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اراکینِ ادارہ کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ آئندہ بھی ہمیں احساسِ محرومی کا شکار نہیں ہونے دیں گے۔ آئندہ سے رسالہ میرے گھر کے مستقل پتہ پر بھیجا کریں۔

سپاہی غلام محمد زاہد چھوربٹی

خریداری نمبر 992

## خبریں

### جلسہ بسلسلہ عید میلاد النبی ﷺ

مورخہ ۹ ربیع الاوّل کو جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں ''عید میلاد النبیؐ'' پر ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں فخر علماء حضرت علامہ محمد بشیر صاحب مدظلہ اور مولانا سیف اللہ صاحب خطیب سکردو اور خطیب اسلام آباد مولانا محمد انور تھلوی صاحب اور مولانا عارف حسین تشریف فرما تھے۔ مولانا انور علی صاحب نے کہا کہ ہر قوم و ملک اپنے محسن کو نہیں بھولتا۔ کسی محسن کے احسانات کو بھولنا اس محسن کے ساتھ زیادتی ہے۔ آج ہم محسن اعظم، محسن انسانیتؐ کی یوم ولادت مناتے ہیں تو ہمیں اس محسن کی یوم ولادت کو اپنے محسن کی فرمودات کی روشنی میں بجالانا چاہئے۔

رپورٹ: محمد صالح براہوی،

اسلام آباد

# قارئینِ نوائے صوفیہ سے اپیل

قارئین اور غیرت مند نوربخشی بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے آپ سب اللہ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہوں گے۔ آپ سب اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی، میڈیا اور نشر و اشاعت کے اس دور میں ملت نوربخشیہ کا واحد اشاعتی ادارہ نوائے صوفیہ ہے جس کے باعث عالم نوربخشیت کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہونے کے علاوہ دنیا بھر کے نوربخشیوں میں ربط وضبط بڑھا ہے۔ خاص کر لداخ، کرگل اور انڈیا کے دیگر حصوں کے نوربخشیوں میں بیداری کی نئی لہر آئی ہے اور نوربخشی انجمنوں کا قیام، کتابوں کی اشاعت اور مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ ڈیرہ ڈون جیسے اہم اداروں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اس فکری انقلاب کا سہرا بلاشبہ نوائے صوفیہ کی اشاعتی وفکری کاوشوں کا سر ہے۔

یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ نوائے صوفیہ کو ہمیشہ سے اشاعتی تسلسل کے لئے مشکلات کا سامنا رہا ہے۔ اشاعتی تاخیر پہ فرزندانِ ملت سے ہمیں گلہ شکوہ بھی سننے کو مل رہا ہے، یقیناً یہ اس بات کی غمازی ہے کہ آپ کو اس رسالہ سے والہانہ عقیدت ہے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ، رسالے کی طرف سے آپ پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ عطیات، سالانہ چندے کی بروقت ترسیل اور قولی واخلاقی طور پر ادارے کے ساتھ تعاون کریں۔

یاد رہے کہ! ادارے کے ساتھ تعاون کئے بغیر صرف گلہ شکوہ اور تنقید کر کے بہتر کامیابی اور حصولِ مقاصد کی توقع رکھنا مذہب دوستی اور مخلصی ہرگز نہیں ہے بلکہ دوستی اور مخلصی صرف اسی صورت میں کہلائی جا سکتی ہے کہ کرۂ ارض پر واحد نوربخشی اشاعتی مشن کے ساتھ مالی، قلمی اور اخلاقی تعاون کرتے ہوئے پوری دنیا میں احیائے تصوف اور اشاعتِ مسلکِ صوفیہ نوربخشیہ کے کاز کو تقویت بخشنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

فی الوقت ادارے کو درپیش مسائل میں سے ایک تو مستقل خریداروں کی طرف سے سالانہ چندے کی ترسیل میں تاخیر اور انقطاع ہے جس کے باعث نوائے صوفیہ کی بروقت اشاعت ناممکن ہو کر رہ جاتی ہے جبکہ اس سے کہیں زیادہ خلل پذیری کے باعث امر یہ ہے کہ نمائندوں کی طرف سے مکمل تعاون نہیں ہو رہا۔ نوائے صوفیہ اس وقت اپنی تشہیر کے لئے ملک بھر میں پھیلے ہوئے اپنے نمائندوں سے توقعات وابستہ کر رکھی ہے اور اسی مد میں ترسیل کا زیادہ حصہ نمائندوں کے ہی نام کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا قارئین نمائندوں کے ساتھ مکمل تعاون کر کے تشہیر کے کام کو استحکام بخشیں۔ عطیات اور چندے نوائے صوفیہ کی درج ذیل ایڈریس کی توسط سے بھیجیں۔ **جی ایچ معروفی** مکان نمبر D-67، گلی نمبر 12، سیکٹر G-7/3-2، اسلام آباد۔

ادارہ نوائے صوفیہ کو اپنے مخلص نمائندوں پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتا ہے مگر نمائندہ حضرات اس عظیم اشاعتی مشن کے معاملے میں اپنے فرائض کی ادائیگی صحیح معنوں میں بجا نہیں لا رہے، یہی وجہ ہے کہ ماہانہ اخراجات کی نسبت ماہانہ آمدن نہ ہونے کے برابر ہے۔ لہٰذا رسالہ کی اشاعتی تسلسل کو برقرار رکھنے کے لئے نمائندہ حضرات فرض شناسی اور مذہب دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے رسالے کو بروقت تقسیم کر کے پیسے ادارے کے نام بھیج دیں تا کہ رسالہ بروقت اور تسلسل کے ساتھ شائع کیا جا سکے۔ نوائے صوفیہ کے اشاعتی مشن کو جاری وساری رکھنا ہم سب کا ملی، مذہبی اور اجتماعی فریضہ ہے۔

**لـهـذا**

☆: رسالے کا واجب الادا چندہ اولین فرصت میں ارسال کیا کریں۔

☆: مستقل قارئین دوسرے بھائیوں کو بھی اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی دعوت دیں۔

☆: نمائندہ حضرات رسالے سے متعلق بقایاجات اور ادائیگیاں بروقت ارسال کریں۔

☆: تمام نوربخشی بھائیوں سے گذارش یہی ہے کہ اس رسالے کو خرید کر پڑھیں تا کہ ادارہ مالی مشکلات سے نکل سکے۔